وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ

(ترجمہ) حضرت عیسیٰ علیہ السّلام قیامت کی ایک مجسم علامت ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کا رفع ونزول حدیثی وعقلی روشنی میں

نزولِ عیسیٰ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

(مؤلّف)

استاذ الحدیث حضرت مولٰنا محمّد بدر عالم صاحب

(ناشر)

سردار الحاج محمّد میر عالم خان لغاری

(ادارہ)

ادارۂ نشریات اسلام۔ رحیم یار خاں (پاکستان)

کی تصاویر محو کردیں جو ملت ابراہیمی کے نام پر خانہ کعبہ کے اندر بنائی گئی تھیں یہ خیال کتنا احمقانہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السّلام اگر صلیب توڑ دیں گے تو عیسائی اور بہت سی صلیبیں بنالیں گے۔ اگر یہی اعتراض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بت شکنی پر کیا جائے تو کیا یہ قابل مضحکہ نہ ہوگا اصل بات یہ ہے کہ فاتح کی بت شکنی اور صلیب شکنی کا انداز غلامانہ ذہنیت کا محکوم کر ہی نہیں سکتا جو صلیب حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے دست مبارک سے توڑی جائے گی وہ پھر کبھی بنائی نہیں جاسکتی جیسا کہ بت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے توڑے گئے وہ جزیرہ عرب میں آج تیرہ سو سال کے بعد بھی دوبارہ معبود نہیں بن سکے۔

قرآن کریم کی شان اس سے کہیں اعلیٰ وارفع ہے کہ وہ دشمنان اسلام کے خوف سے حقائق کے بیان کرنے میں ادنیٰ پس وپیش بھی اختیار کرے

قرآن کریم کی شان اس سے بہت بلند ہے کہ وہ اپنے سیاق تردید میں صرف دشمنوں کے خوف سے کسی حقیقت پر پانی پھیر دے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے معاملہ میں اگر "رفع" کے لفظ سے ان کی الوہیت کے بارے میں کوئی بے سبب اشتباہ پیدا ہوسکتا تھا تو اس سے کئی درجہ زیادہ اشتباہ لفظ "روح اللہ" اور "کلمۃ اللہ" سے پیدا ہوتا تھا چنانچہ آج تک عیسائی ان ہی الفاظ کو لے کر اہل اسلام کے مقابلے میں پیش کرتے ہیں اسی طرح ان کے معجزات کا حال بھی ہے مگر کیا ایک ایسے بشر پر جس میں جملہ

بشری خواص کھلے ہوئے نظر آ رہے ہوں بے دلیل الوہیت کی تہمت رکھ دینے والوں کی قرآن کریم نے کوئی رعایت کی ہے کیا اس نے "روح اللہ" اور کلمۃ اللہ کا لقب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خود ہی نہیں دیا یا بے عقلوں کے خوف سے اس نے احیاء موتی کا معجزہ عطا کرنے میں کوئی پس و پیش کیا ہے اگر نامعقول جماعت نے دلائل بینہ ہی کو برعکس دلائل ربوبیت بنا ڈالا ہو تو اس میں سرتاسر جرم ان ہی کا ہے لہذا یہاں قرآن کریم پر یہ زور ڈالنا کہ اس نے "رفعہ اللہ الیہ" کا لفظ کیوں استعمال فرمایا ہے ایسا ہی ہے جیسا یہ کہنا کہ اس نے "کلمۃ اللہ" اور "روح اللہ" کا لفظ کیوں استعمال فرمایا۔

خوب یاد رکھو اگر ہم اپنی مزعوم خیر خواہی میں قرآن کریم کے صریح الفاظ کی تاویل کریں گے تو اس کا نتیجہ قرآن کریم کے الفاظ کی تحریف نہیں ہوگا بلکہ بہت سے حقائق کا انکار بھی ہوگا۔ اگر رب العزۃ کے ان کے بن باپ پیدا فرمانے میں نامعقولوں کی رعایت کے سوال کا حق کسی کو نہیں ہے تو ان کے زندہ آسمان پر اٹھانے میں نامعقولوں کی رعایت کے مطالبہ کا حق کس کو ہے قدرت و حکمت ہمیشہ اپنی قدرت و حکمت کے مظاہر دکھاتا رہے گا۔ من شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر۔

Marfat.com

شبہات اور وساوس کا اثر عقائد کی تخریب ہے کسی صحیح حقیقت کی تعمیر نہیں پس صرف شبہات سے عقائد کی ترمیم کرنا غلط ہے خود ان کا جواب دینا چاہیئے

یہ بات قاعدہ کلیہ کی طرح یاد رکھنا چاہیئے کہ دین کا کوئی مسئلہ جب اپنے دلائل کے ساتھ روشنی میں آجائے تو اس پر بے تامل جزم و یقین کر لینا چاہیئے۔ اب اگر اسمیں کچھ شبہات اور اعتراضات دل میں گذرتے ہوں تو عقل کا تقاضہ یہ ہے کہ ان شبہات ہی کا جواب تلاش کرنا چاہیئے اور ان کو حل کر لینا چاہیئے نہ یہ کہ اس ثابت شدہ حقیقت ہی کا انکار کر دیا جائے۔ کیونکہ شبہات زیادہ سے زیادہ دلائل کی روشنی مدھم تو کر سکتے ہیں مگر کوئی دوسری روشنی پیدا نہیں کر سکتے اس لئے جب کبھی آپ اپنا رخ خود ان شبہات ہی کی طرف پھیر دیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ آپ اور تاریکی میں جا گرے ہیں مثلاً اگر کسی شبہ کی بنیاد پر ختم نبوۃ کا اجماعی عقیدہ بدل دیا جائے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ جتنے اشکالات اس عقیدہ میں پیدا ہو سکتے تھے اس سے کہیں بڑھ کر شبہات دوسری صورت میں پیدا ہونے لگے درحقیقت یہ شیطان کا ایک بڑا علمی فریب ہے کہ جب وہ کسی گمراہی کی دعوت دیتا ہے تو پہلے ایک حق بات میں شبہات ڈالنا شروع کرتا ہے پھر رفتہ رفتہ ان شبہات کو بڑھا کر ان کو ایک حقیقت کی صورت پہنا دیتا ہے پھر اس کے دلائل کی تلاش لگاتا ہے اور اس تمام تدریجی سلسلہ میں ایک بار بھی انسان کا ذہن اصل عقیدہ کے دلائل کی طرف متوجہ

نہیں ہونے دیتا حتیٰ کہ وہ عقیدہ جو پہلے ان شبہات کی وجہ سے مجروح ہو
اب ان وہمی دلائل سے باطل نظر آنے لگتا ہے اور ان دلائل پر دماغ میں کسی
ادنیٰ شبہ کا گذر نہیں ہونے دیتا۔ اس کے بعد پھر انسان کو ایسا دلیر بنا دیتا ہے
کہ اس کے نوساختہ عقیدہ کے خلاف انسان واضح سے واضح دلائل کی تاویل بلکہ
تحریف میں ذرا نہیں شرماتا اور اسطرح وہ انسان کو دین سے منحرف کر دیتا ہے
اور اس کے ایمان بالغیب کی ساری دنیا برباد کر ڈالتا ہے اسی کی مثال حضرت
عیسیٰ علیہ السّلام کے نزول کا مسئلہ ہے یہاں بھی صرف شبہات پیدا کر کے پہلے وہ
اس یقین کو متزلزل کرنے کی سعی کرتا ہے اور جب اس میں کامیاب ہو جاتا ہے
تو پھر انسان کو بیسیوں حدیثوں کی تاویل بلکہ انکار پر آمادہ کر دیتا ہے مثلاً یہ شبہ
پیدا کرتا ہے کہ دجال کو قتل کرنے کے لئے خاص حضرت عیسیٰ علیہ السّلام ہی کے تشریف
لانے کی ضرورت کیا پڑی ہے پھر اتنے دن ان کا زندہ رہنا کیوں تسلیم کیا جائے
اور اس کے لئے جتنے مقدمات ہو سکتے ہیں ان کو خوب مدلّل کرتا چلا جاتا ہے لیکن ایک
موسن ان شبہات کی بنا پر قرآن و حدیث کی تاویل کرنے کی بجائے خود ان شبہات
ہی کے جوابات کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور صرف وساوس و اوہام سے اپنے قیمتی
ایمان کو زخمی نہیں کرتا۔ اگر یہاں کتب سابقہ اور اہل کتاب کی تاریخ پر ذرا نظر کی

Marfat.com

جائے تو معلوم ہوگا کہ کتب سابقہ میں دو مسیح کی آمد کی پیشگوئی کی گئی تھی ایک مسیح
ہدایت کی اور دوسرے مسیح ضلالت کی چونکہ یہود نے مسیح ہدایت کو مسیح ضلالت کا
مصداق قرار دیدیا تھا اور مسیح ضلالت کو اس کے برعکس مسیح ہدایت ٹھہرائیں گے اسلئے
کیا یہ مناسب نہ تھا کہ مسیح ضلالت کے ظہور کے وقت خود مسیح ہدایت ہی تشریف
لاکر اس کے مقابلہ پر یہ ثابت کر دیں کہ مسیح ہدایت کون ہے اور مسیح ضلالت کون تاکہ
ایک طرف جو پہلے مسیح ہدایت کو مسیح ضلالت ٹھہرانے والے تھے وہ جھوٹے ثابت
ہوں اور دوسری طرف مسیح ضلالت کی اتباع کرنے والے بھی نامراد ہو جائیں اور
اس طرح جو مغالطے پہلے لگ چکے تھے اب وہ خود انہی کی زبان سے دور ہو جائیں
صلیب ان کے نام سے پوجی گئی تھی وہی آکر اس کو توڑیں اور سور بھی انہیں کے نام
سے حلال کیا گیا تھا اب وہی آکر اس کے قتل کا حکم دیں اور اس طرح قرب قیامت
میں یہود و نصاریٰ پر خدا کی حجت پوری ہو اور اتحاد مال کے سلسلہ میں جتنی رکاوٹیں
ہو سکتی تھیں وہ سب ایک ایک کر کے اٹھ جائیں اور آخر میں پھر دین اسی طرح
ایک ہی باقی رہ جائے جیسا کہ آغاز عالم میں ایک ہی دین تھا۔ وتمت کلمۃ
ربک صدقا وعدلا۔

نیز چونکہ دجال آخر میں مدعی الوہیت ہوگا اور احیاء موتی کا مدعی ہوگا

اس لئے کیا یہ مناسب نہ تھا کہ اس کے قتل کے لئے ایک ایسا ہی رسول آتا جس پر دعویٰ الوہیت کی تہمت لگائی گئی ہوتا کہ ایک طرف تو اس کے قتل سے جھوٹے مدعی الوہیت کا جھوٹ ثابت ہو جائے دوسری طرف اس قوم کا جھوٹ بھی ثابت ہو جائے جنہوں نے خدا کے مقدس رسول پر دعوٰی الوہیت کی بے بنیاد تہمت لگائی تھی اور روز روشن کی طرح واضح ہو جائے کہ جو مدعی الوہیت کا قاتل ہو وہ خود مدعی الوہیت کیسے ہو سکتا ہے ان اُمور کے علاوہ جب یہود کے دعوے کو دیکھا جاتا ہے تو وہ دیگر انبیاء علیہم السّلام کے ساتھ عیسٰی علیہ السّلام کے بھی قتل کا دعوٰی رکھتے مگر قرآن کا فیصلہ یہ ہے کہ وہ قتل نہیں ہوئے بلکہ آسمان پر اُٹھائے گئے اور اس میں خدا تعالیٰ تو انا و حکیم کی بڑی حکمت مضمر تھی کیا اس کا ثبوت اس سے بڑھکر کچھ اور ہو سکتا تھا کہ جس کو مقتول ٹھہرایا گیا تھا وہی آکر پہلے خود ان کے سرغنہ کو قتل کرے یعنی دجال کو پھر ان کے قتل کا حکم دے اور گویا اس طرح خود ایک نبی نازل ہو کر پہلے اپنی قوم انبیاء علیہم السّلام کے قاتلین سے ان کا قصاص لے اور دوسری طرف اپنے متعلق دعوٰی قتل کا مزہ بھی چکھا دے۔

پھر جب ختم نبوت پر زیادہ گہرائی سے نظر ڈالی جاتی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس کا تقاضہ بھی یہی ہے کہ ضرورت کے وقت اُمت میں کسی نبی کی پیدائش کی جائے

Marfat.com

کوئی گذشتہ نبی آئے۔ کیونکہ دجال اکبر کے آمد کی پیشگوئی نوح علیہ السلام سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام انبیاء علیہم السلام کرتے چلے آئے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اوتار سے ثابت ہوتا ہے کہ اتنی بڑی گمراہی دنیا کی پیدائش سے لے کر آج تک کبھی ظاہر نہیں ہوئی اس لئے یہ ماننا پڑتا ہے کہ دجال ایک مرکزی طاقت ہے اور ایک مرکزی طاقت کے مقابلہ کے لئے ضرور کوئی مرکزی طاقت ہی آنی مناسب ہے۔ اب اگر اس کے مقابلہ میں کسی اُمتی کو کھڑا کر دیا جاتا تو وہ اس کا صحیح مقابل ہی نہیں ہو سکتا تھا دنیا میں بھی کشتی میں پہلوانوں کا جوڑ دیکھا جاتا ہے اور اسی طرح حکومتوں کے مقابلے کے وقت بھی ان کی طاقتوں کا توازن ضروری ہوتا ہے جس کو آج کل (Balance of Power) کہا جاتا ہے غالباً یہی وجہ تھی کہ ابن صیاد کے متعلق جب حضرت عمرؓ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ حکم دیجئے تو میں اسکی گردن اُڑا دوں تو اس کے جواب میں آپ نے فرمایا "ان یکن ھو فلن تسلط علیہ" اگر یہ وہی دجال اکبر ہے تو تم اس کے قتل پر مسلط نہیں ہو سکتے پس جب اُمت میں حضرت عمرؓ جیسا بھی اس کو قتل نہ کر سکے تو اب دوسرا کون اسکا قاتل ہو سکتا ہے۔ اس لئے ضروری ٹھہرا کہ اسکا قاتل کوئی نبی ہو پس جب نبی کی ضرورت کے وقت بھی اس امت میں سے کسی کو نبی نہیں بنایا گیا۔ بلکہ انہیں گذشتہ انبیاء علیہم السلام

Marfat.com

ہی میں سے ایک نبی کو لاکر کھڑا کیا گیا تو فرمائیے کہ ختم نبوت کا مسئلہ اب کتنا واضح ہو گیا گویا آجتک ختم نبوت کا ثبوت صرف علمی تھا اور اس وقت تاریخ اور مشاہدہ سے بھی اس کا ثبوت ہو گیا کیونکہ جب ضرورت کے وقت پھر انبیاء سابقین ہی میں کا ایک رسول آیا تو یہ اس کا بدیہی ثبوت ہے کہ درحقیقت اب رسولوں میں سے کوئی فرد بھی باقی نہیں رہا تھا اس لئے یقیناً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی سب سے آخری رسول تھے لہذا اب یہ شبہ نہیں رہا کہ جب آپ خاتم النبیین ہیں تو آپ کے بعد عیسیٰ علیہ السلام کیسے آئیں گے بلکہ انکا نزول ہی ختم نبوت کا سب سے بڑا ثبوت ہو گا اگر وہ دوبارہ تشریف نہ لائیں تو مشاہدہ میں یہ کیسے ثابت ہوتا کہ سب رسول آچکے ہیں اور آپ ہی سب سے آخری رسول ہیں۔

جلد اوّل میں ختم نبوت کی پہلی حدیث میں ہم یہ بھی تفصیل لکھ چکے ہیں کہ حسب تصریح قرآن کریم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں جملہ انبیاء علیہم السلام سے ایمان اور بوقت ضرورت نصرت کا عہد بھی لیا جا چکا ہے اس لئے یوں مقدر ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام تشریف لاکر اپنی طرف سے اصالتاً اور دوسرے انبیاء علیہم السلام کی طرف سے وکالتہً اس عہد کو پورا فرمائیں گیا ان چند وجوہات سے جو فوری طور پر زیر قلم آگئے ہیں گذشتہ شبہات کا جواب نہیں ہو جاتا۔

Marfat.com

کتاب اللہ میں اور حدیثوں میں دیگر موجودہ کتب سماویہ کے مقابلہ میں مجازات اور استعارہ کا استعمال بہت کم ہے اور یہ اسلام کا طغریٰ امتیاز بھی ہے

جہاں تک ہم نے غور کیا ہے ہم کو یہی ثابت ہوا ہے کہ دیگر کتب سماویہ کی نسبت ہماری شریعت میں استعارات و مجازات کا دائرہ بہت تنگ ہے۔ کتب سابقہ کی موجودہ صورت پر کوئی اعتماد نہیں کیا جا سکتا تاہم ہمارے موازنہ کے لئے ان کے موجودہ نسخوں کے علاوہ ہمارے سامنے کوئی اور سامان بھی نہیں ہے۔ جب ہم حدیث و قرآن کریم کی پیشگوئیوں اور اس کے دیگر بیانات کا کتب سابقہ کے ساتھ موازنہ کرتے ہیں تو ہم کو آفتاب درخشاں کی طرح یہ واضح ہوتا ہے کہ ہماری شریعت نے اس بارے میں استعارات و مجازات کا دائرہ بجز اُن مجازات کے جو حقیقت سے زیادہ متعارف ہوں بہت تنگ رکھا ہے اور عقائد کے باب سے تو اس کا کوئی تعلق ہی نہیں رکھا۔ اس کے برخلاف موجودہ انجیل کا تو حال یہ ہے کہ اس میں لوہیت و رسالت کے بنیادی مسائل بھی مجازات و استعارہ کے پیرایہ میں ادا کئے گئے ہیں حتیٰ کہ منصف عیسائی یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ ان کے مذہب میں توحید کا مسئلہ بھی تقدیر کے مسئلہ کی طرح مذہب کا ایک راز اور ناقابل فہم مسئلہ ہے اس کے برعکس قرآن کریم کا بیان ہے۔ یہاں عقائد و احکام کا تو ذکر ہی کیا ہے پیشگوئیوں کا عام باب بھی اسطرح کھول کھول کر بیان کر دیا گیا ہے کہ کسی صحیح فہم والے

Marfat.com

شخص کے لئے ان میں کوئی تردد نہیں رہتا۔ فارس و روم کی جنگ میں فتح کی پیشگوئی، فتح مکہ کی پیشگوئی، اعضاء انسانی کا کلام کرنا، دجال کی پیدائش، اس کا اور اس کے والدین کا نقشہ، سر کے بل انسانوں کا محشر میں چلنا، برہنہ قبور سے نکلنا اور مردوں اور عورتوں کا ایک میدان میں اسی طرح جمع ہونا، غرض حشر و نشر اور جنت و دوزخ کی وہ تفصیلات جو مادی عقلوں کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے کہیں بعید تر ہیں ان سب کے متعلق صاحب شریعت کی طرف سے ہم پر بھی زور دیا گیا ہے کہ وہ سب کی سب حقیقت ہی حقیقت ہیں اور کسی تاویل کے بغیر ہمیں ان کو حقیقت ہی پر محمول کرنا چاہیئے چنانچہ اگر جنت کے تذکرہ میں حسب الاتفاق اس کا ذکر آگیا ہے کہ وہاں انسان کی ہر خواہش پوری ہوگی تو سامعین نے کبھی اسکو مبالغہ پر محمول نہیں کیا بلکہ اپنے ذوق کے مطابق وہی سوالات کئے ہیں جو ان الفاظ کے حقیقی معنی میں پیدا ہو سکتے تھے۔ مثلاً کسی نے یہ سوال کیا کہ جنت میں کاشت اور کھیتی بھی ہوگی اور جب کبھی جنت میں صنفی تعلقات کا ذکر آگیا ہے تو سامعین میں سے اس پر کسی نے ولادت کے مسئلہ کا حل بھی دریافت کیا ہے اسی طرح بقیہ مسائل کے متعلق ایسے سوالات کئے گئے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کے مخاطب صحابہ ہمیشہ آپ کے کلام کو حقیقت ہی پر محمول کرنے کے عادی تھے پھر ان کے جو

Marfat.com

جوابات آپ سے منقول ہیں وہ بھی اسی کی دلیل ہیں کہ خود آپ نے بھی ان الفاظ سے حقیقی معنوں ہی کا ارادہ فرمایا ہے مثلاً پہلے سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ اگر کسی زراعت منش آدمی کے دل میں وہاں بھی یہ جذبہ پیدا ہوگا تو زراعت، اس کی بالیدگی و پختگی صبب آن کی آن میں ہو جائے گی اور ذرا سی دیر نہ ہوگی کہ کھیتی کٹ کٹا کر اس کے گھر میں آ جائے گی! اور قدرت کی طرف سے ارشاد ہوگا۔ ابن آدم! لے تو یہ بھی لے تیری ہوس آخر کسی طرح پوری بھی ہوگی اگر یہاں مجازی معنی استعمال ہوتے تو جواب صاف تھا کہ جنت میں کھیتی کہاں اس کا مطلب تو صرف ایک یعنی مجازی اور مبالغہ تھا۔ اسی طرح دوسرے سوال کے جواب میں بھی آپ یہی فرما سکتے تھے کہ اگر کوئی شخص ولادت کی تمنا کرے گا تو فوراً حمل و ولادت اور وضع حمل کا سلسلہ آناً فاناً پورا ہو کر کھیلتا ہوا بچہ اس کو مل جائے گا مگر جو دنیا میں میزان مستوفی ملانے کیلئے نہیں آئے بلکہ حقیقت ہی بتانے آئے تھے انہوں نے یہاں بھی وہی جواب نہیں دیا جو صرف قیاس سے دیا جا سکتا تھا بلکہ وہ جواب عنایت فرمایا جو حقیقت میں اس کا جواب تھا ارشاد ہوتا ہے کہ اگر جنت میں کسی کے دل میں یہ تمنا ہوتی تو ایسا ہی ہوتا مگر وہاں کسی کے دل میں یہ تمنا ہی نہیں ہوگی۔

Marfat.com

غرض شریعت اسلام کی تاریخ میں متکلم و مخاطب دونوں ہی کے حالات سے ہم کو یہی معلوم ہوتا ہے کہ دونوں جانبوں سے شرعی الفاظ کے حقیقی معنی ہی مراد لئے گئے ہیں بجز اس کے کہ فصاحت اور بلاغت کے لحاظ سے وہاں استعارہ و مجاز اتنا واضح ہو کہ حقیقی معنی کی طرف عام طور پر ذہن کا انتقال ہی مشکل ہو۔ مثلاً صبح کے لئے الخیط الابیض کا لفظ اور شب کی تاریکی کے لئے الخیط الاسود کا لفظ فصیح لغت میں ایک ایسا مجاز ہے کہ اس مجاز کو چھوڑ کر یہاں حقیقت کا استعمال کرنا گویا انداز بلاغت ہی کو چھوڑ دینا ہے اس کے باوجود جب قرآن کریم کی یہ آیت نازل ہوئی حتی یتبیّن لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود تو کسی دماغ نے اس کھلے ہوئے مجاز کو بھی حقیقت ہی پر محمول کیا اور سیاہ و سفید رنگ کے دو دھاگے لیکر اپنے تکیے کے نیچے رکھ لئے اور رات کو اس وقت تک کھاتا پیتا رہا جب تک کہ یہ دو دھاگے علیحدہ علیحدہ صاف صاف نظر نہ آنے لگے جب صبح کو اس واقعہ کی اطلاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے بلیغانہ انداز میں فرمایا تمہارا تکیہ بھی کتنا لمبا چوڑا ہے جس کے نیچے دن کی روشنی اور رات کی تاریکی دونوں سما گئیں یعنی ان الفاظ سے مراد معنے مجازی تھے اور

Marfat.com

یہاں مجاز ایسا متعین ہے کہ حقیقت کی طرف ذہن جانا ہی مشکل ہے
تم نے اس کو حقیقت پر کیسے محمول کر لیا لیکن اس انفرادی غلطی کے باوجود
اس کی اتنی اہمیت محسوس کی گئی کہ کلمہ " من الفجر " اور نازل ہو گیا
تاکہ پھر یہ مجاز متعارف بھی حقیقت کے اتنا قریب آجائے کہ یہاں
کسی ایک فرد کو بھی احکام کے باب میں اس غلط فہمی کا امکان نہ رہے۔(۱)

خلاصہ یہ کہ دیگر کتب سماویہ کے مقابلہ میں قرآن کریم اور احادیث نبویہ

---

(۱) اس سے اندازہ کر لینا چاہیئے کہ یہاں ایسے مجازات کا تو بھلا کیا امکان ہو گا جن کی طرف
کسی اہل زبان کا ذہن ہی منتقل نہ ہو سکے حتّٰی کہ ان کے زبردستی منوانے کے لئے جدید وحی کی
ضرورت محسوس ہو۔ اور کسی نبی مزعوم کو آکر پہلے خود بھی سالوں کا مغالطہ لگا ہے اور وہ بھی انکو
حقیقی معنی پر ہی حمل کرتا رہے پھر جب وہ مدعیِ مسیحیت بنے تو ان کے مجازی معنی مراد لے
اور اس کے سمجھانے میں اس کو امت کے ساتھ مدتوں جنگ کرنی پڑے مثلاً یہ کہ نزول عیسیٰ علیہ السلام
کی پیشگوئی عیسیٰ ابن مریم سے مجازاً فلاں شخص (جس کا باپ بھی موجود ہے اور ماں کا نام بھی مریم
نہیں ہے) مراد ہے اور نزول سے مجازاً ولادت اور حاکم سے مجازاً محکوم اور دمشق سے فلاں
شہر اور دو زرد چادروں سے مجازاً دو مرض مراد ہیں غرض کہ اس پیشگوئی کے جملہ الفاظ
میں مجازی معنی مراد لے لئے بجز ایک منارہ کے کہ اس کے معنی حقیقی مراد لے اور یہ حقیقی معنی بھی

کا یہ بھی ایک طغرئ امتیاز ہے کہ یہاں جملہ بیانات اتنے واضح ہیں جتنا کہ وہ ہوسکتے ہیں پھر اگر ان میں کوئی ابہام رہ گیا ہے تو وہ بھی اسی حد تک ہے جو ناگزیر ہے بلکہ وہاں یہ ابہام ہی مناسب ہے بعض مرتبہ مصداق کے ظہور سے قبل وہ ابہام اس لئے بھی ناگزیر ہوتا ہے کہ اس کی تشریح کے لئے عقل انسانی متحمل نہیں ہوسکتی جیسے برزخی کیفیات ظاہر ہے کہ عالم برزخ جب عالم مادیات سے جدا عالم ہے تو جب تک ایک انسان اسی عالم مادہ میں موجود ہے وہ عالم برزخ کے دوسرے

---

۲ وہ خود اپنے نزول یعنی ولادت بلکہ دعوئ مسیحیت کے بعد اپنے چہرہ سے منارہ بنا کر پیدا کرے بیشک مجاز و استعارہ فصاحت و بلاغت کا ایک اہم باب ہے اور ہر زبان میں پایا جاتا ہے مگر کیا ایسے استعارہ و مجاز کی مثال بھی کسی زبان میں ملتی ہے اگر اس قسم کے استعارہ و مجاز کے لئے بھی کوئی وجہ جواز نکل سکتی ہے تو پھر دنیا میں جھوٹ اور کذب کی کوئی مثال نہیں مل سکتی ہر جھوٹ استعارہ و مجاز کے پردے میں چل سکتا ہے۔

Marfat.com

عالم کی پوری تفصیلات کا پورا احاطہ کیسے کر سکتا ہے۔

اور درحقیقت آخری شریعت کی یہی صفت ہونی بھی چاہیئے کیونکہ پہلی کتب میں اگر کوئی ابہام رہ گیا تو آئندہ نبی نے آکر اس کو واضح کر دیا ہے لیکن اگر ضروری امور میں اس شریعت میں بھی ابہام رہ جائے تو اب یہاں کون ہے جو آئندہ آکر اس کی ذمہ دارانہ تشریح کر سکے مجتہدین کا بیان اس جگہ ناکافی ہے۔ ان کو یہاں دو طرفہ عمل کے لئے وسعت ہوتی ہے اس کے باوجود ان کے بیان کی وہ حیثیت نہیں جو رسول کے سرکاری بیان کی ہو سکتی ہے۔

غیر موقت پیشگوئیوں کا انکار یا تاویل دونوں خطرناک اقدام ہیں۔

جو پیشگوئیاں موقت نہیں ہیں۔ اُن کے متعلق قبل از وقت تھک کر یہ کہنا کہ مسلمانوں کا مسیح و مہدی جب آج بھی نہ آیا تو آخر کب آئے گا۔ بالکل کفار کے اس قول کے مشابہ ہے جو انہوں نے انبیاء علیہم السلام کے مقابلہ میں قیامت کے بارے میں کہا تھا۔ ویقولون متیٰ ھو۔ قل عسیٰ ان یکون قریبا۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام چونکہ قیامت تک باقی رہنے والا مذہب ہے اس لیے اس کی پیشگوئی کا دامن بھی قیامت تک وسیع رہنا چاہیئے۔ بہت سی پیشگوئیاں ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پوری ہو چکیں۔ پھر کچھ حصّہ ہے جو صحابہؓ کے زمانہ میں پورا ہوا۔ اس کے بعد اسی طرح ہر دور میں اُن کا ایک ایک حصہ پورا ہوتا رہا حتیٰ کہ پورے وثوق کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ زمانہ کا کوئی دور خالی نہیں گزرا ہے جس میں آپ کی پیش گوئی کا کوئی نہ کوئی حصہ آنکھوں کے سامنے نہ آتا رہا ہو۔

۱۹۴۷ء کے بلاؤں کی سرگذشت بہت مختصر اور

Marfat.com

جامع الفاظ میں اگر آپ کو پڑھنی ہو تو آپ اُن الفاظ میں پڑھ لیجئے۔ جو صحیح مسلم میں موجود ہیں "ایک زمانہ آئے گا جس میں ایسی جنگ ہوگی کہ قاتل کو یہ بحث نہ ہوگی کہ وہ کیوں قتل کر رہا ہے اور مقتول کو یہ علم نہ ہوگا۔ کہ وہ کس جرم میں قتل کیا جا رہا ہے" ہم نے آنکھوں سے دیکھ لیا کہ ان ہنگاموں میں قتل کا یہی نقشہ تھا کہ ایک انسان دوسرے انسان اور ایک جماعت دوسری جماعت کے قتل کے درپے تھی۔ اور کسی کو اس تحقیق کی ضرورت نہیں تھی کہ یہ اس کا موافق ہے یا مخالف قتل کرنے والا کس گناہ میں دوسرے کو قتل کر رہا ہے اور مقتول کیوں مفت مارا جا رہا ہے۔ خلاصہ یہ کہ آپ کی پیشگوئیوں کو صرف گزشتہ زمانہ میں ختم کر دینا اور مستقبل میں پوری ہونے والی پیشگوئیوں کو قبل از وقت انتظار کر کر کے تھک جانا اور ان کے انکار پر آمادہ ہو جانا، درحقیقت آپ کی عموم بعثت کا انکار ہے۔ کیونکہ اگر آپ کی بعثت قیامت تک کے لئے ہے تو پھر اس کے صداقت کے نشانات بھی دنیا کے ہر دور کے انسان کے سامنے آنے چاہئیں۔ اسی لئے قرآن کریم نے یہ نہیں فرمایا کہ آپ کی سب پیشگوئیاں آپ ہی کی حیات طیبہ میں پوری ہوں گی۔ بلکہ بعض یعنی کچھ کا لفظ فرمایا ہے۔ فاما نرینك بعض الذی نعدهم او نتوفینك فالینا مرجعهم (یونس ۱۱) وان یك کاذبا فعلیه کذبه وان یك صادقا یصبکم بعض الذی یعدکم (غافر ۲۹) اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق بھی آپ قبل از وقت انتظار کر کے خود بخود تھک جائیں۔ اور پھر صریح حدیثوں کی ایسی ایسی تاویلیں کرنے کے لئے مجبور ہو جائیں۔ جو دنیائے عالم میں قابل مضحکہ اور سارے دین میں شبہ کا باعث بن جائیں۔ کیونکہ جب عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ان واضح الفاظ کی یہ حقیقت ثابت ہو تو پھر کیا اطمینان کیا جا سکتا ہے کہ ذات و صفات اور حشر و نشر اور جنت و دوزخ کے واضح الفاظ کی صحیح حقیقتیں کیا ہوں گی۔ اور اس طرح پورے کے پورے دین پر کیا اطمینان باقی رہ سکتا ہے۔

Marfat.com

صریح حدیثوں میں تاویل کا خطرناک نتیجہ

صریح الفاظ اور صریح بیانات کو پیچیدہ بنانے اور ان کی تاویلات کرنے کا نتیجہ کبھی اچھا برآمد نہیں ہوا یہود نے حضرت عیسٰی علیہ السّلام کی آمد کی پیشگوئی میں تاویل کی آخر اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ حضرت عیسٰی علیہ السّلام کو انہوں نے دجال کا مصداق سمجھا اور جب دجال ظاہر ہوگا تو اس کو مسیح ہدایت سمجھکر اس کی اتباع کریں گے اسی طرح نصاریٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کی صاف صاف پیشگوئیوں کی تاویلات کیں آخر اس کا بھی جو نتیجہ ظاہر ہونا تھا وہ ہوا اور انہوں نے بھی اسی غلطی کی بدولت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کا انکار کیا۔ لہٰذا صاف اور واضح بیانات میں تاویلات کرنا نہایت خطرناک قدم ہے اور اس کا ثمرہ بھی یہی ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السّلام کی جگہ غلط مسیح، مسیح حق مان لئے جائیں اور جب حضرت عیسٰی علیہ السّلام نازل ہوں تو یہودیوں کی طرح ان کا انکار کر دیا جائے اگر نزول عیسٰی علیہ السّلام کے متعلق اتنے واضح اور صریح الفاظ میں بھی تاویلات یا مجازات و استعارات جاری کر دینا صحیح ہے تو پھر یہود و نصاریٰ کو بھی تصور وار ٹھہرانا غلط ہوگا جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کے متعلق پیشگوئیوں میں تاویلیں کر کے اپنا ایمان برباد کیا ہے

والعیاذ باللہ من الزیغ والالحاد

Marfat.com

سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی حیات طیبہ کی ایک اہم سرگذشت

۱۲۵۳ - عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَيُوْشِكَنَّ اَنْ يَّنْزِلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعَ الْحَرْبَ وَيَفِيْضَ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهٗ اَحَدٌ حَتّٰى تَكُوْنَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول یقینی مسئلہ ہے جسکو آنحضرتؐ نے قسم کھا کر ذکر فرمایا ہے

۱۲۵۳ - ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ یقیناً وہ زمانہ قریب ہے جبکہ ابن مریم تمہارے درمیان اتریں گے وہ ایک منصف فیصلہ کرنے والے کی حیثیت سے

آئیں گے، صلیب کو توڑ ڈالیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے اور جنگ ختم

۱۲۵۳ - حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول میں اگر عام عادت کے خلاف کوئی بات نہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو قسم کھا کر کیوں بیان فرماتے معلوم ہوا کہ یہاں عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے کسی انسان کی ولادت مراد نہیں کیونکہ اس میں کوئی ایسی جدید بات نہیں جس پر قسم کھانے کی ضرورت ہو پھر اس پیشینگوئی کی اہمیت راوی حدیث کی نظر میں اتنی ہے کہ وہ اس کو قرآنی پیشینگوئی کہتا ہے اب اس سے اندازہ کر لینا چاہئے کہ جو پیشین گوئی قسم کے ساتھ حدیثوں میں بیان کی گئی ہو بلکہ قرآن کریم میں موجود ہو وہ جزم و یقین کے کس درجہ میں ہوگی۔ حدیث مذکور میں ان کے زمانہ کی چند ایسی برکات کا تذکرہ بھی آگیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شخصیت ایک غیر معمولی شخصیت ہوگی وہ کوئی معمولی محکوم انسان نہیں ہوں گے بلکہ حاکم بھی وہ حاکم ہوں گے جو وقت کی بڑی طاقت یعنی نصرانیت کا صرف روحانی طور پر ہی نہیں بلکہ مادی طور پر بھی استیصال فرمائیں گے اور شعائر نصرانیت میں سب سے بڑا شعار یعنی "صلیب" اسکو نیست و نابود کر دینگے آخری برکات کے ساتھ ساتھ دنیوی برکات بھی ان کے قدموں سے لگی ہوئی ہونگی اور یہ سب برکات اتنی ظاہر و باہر ہونگی کہ اس وقت کے انسانوں کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وہی "اسرائیلی" رسول ہونے کا بدیہی ثبوت ہوں گی

Marfat.com

فِيهَا ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ رض وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا ۞ (رواہ البخاری ومسلم ص۸۷ ج۱)

کردیں گے اوزان کے دور میں مال اسطرح بہا بہا پھرے گا کہ کوئی شخص اسکا قبول کرنے والا نہ ملے گا اور لوگونکی نظروں میں ایک سجدہ کی قدر وقیمت دنیا ومافیہا سے بھی زیادہ بڑھ جائے گی یہ مضمون روایت فرماکر ابوہریرہ رض

یہ بھی واضح رہے کہ حدیث مذکور میں حضرت عیسٰی علیہ السّلام کو "حَکَمٌ" فرمایا گیا ہے اور حَکَمٌ وہی ہوسکتا ہے جو فریقین کے نزدیک مسلم ہو اس لئے ماننا پڑتا ہے کہ نازل ہونے والے وہی اسرائیلی عیسٰی علیہ السّلام ہیں کیونکہ ان کی شخصیت ہی اہل کتاب اور امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کے نزدیک مسلم ہوسکتی ہے اگر بالفرض اس پیشینگوئی کا مصداق کسی ایسے شخص کو قرار دیا جائے جو خود اسی امت میں پیدا ہو تو اسکو حَکَمٌ نہیں کہا جاسکتا کیونکہ اہل کتاب کے نزدیک وہ مسلم نہیں ہوگا یہاں حکم یعنی ثالث کی ضرورت اس لئے ہے کہ دنیا کے خاتمہ پر جملہ ادیان کا پھر ملت واحدہ بنجانا ضروری ہے اور اس کے لئے اہل کتاب اور اہل قرآن کا باہم

Marfat.com

وفی لفظ من روایة عطاءٍ ولتذهبنّ الشحناء والتباغض والتحاسد۔ رواہ ابوداؤد وابن ماجہ واحمد فی مسندہ ص۴۹۳ ج۲ وص۴۹۴ ج۲ وبطریق اخر فی ص۴۱۱ ج۲

ولفظہ یوشك من عاش منکم ان یلقی عیسٰی بن مریم وعزاہ السیوطی فی الدر المنثور ص۲۴۲ ج۲ لابن ابی شیبۃ وعبد بن حمید واخرجہ ابن مردویہ وفی لفظ وتکون السجدۃ واحدۃ للہ رب العلمین واقرءُوا ان شئتم وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ موت عیسٰی بْنِ مَرْيَمَ ثُمَّ يُعِيْدُهَا ابوهُرَيْرَةَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ۔

کہتے تھے کہ اگر تم اس مضمون کو قرآن کی روشنی میں دیکھنا چاہو تو سورۃ النساء کی یہ آیت پڑھ لو "وان من اهل الکتٰب اِلَّا لیؤمنن بہ قبل موتہ" (بخاری شریف) مسلم شریف میں عطاء کی روایت میں یہ الفاظ اور ہیں کہ آنحضرت کے زمانہ کی برکات میں سے یہ بھی ہوگا کہ لوگوں میں کینہ، بغض اور حسد کا نام ونشان باقی نہ رہے گا۔

اختلاف ختم ہونا لازم ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کے سب فیصلے دلائل وبراہین کی روشنی میں ہوتے ہیں اس لئے اس کی مصلحت نے تقاضا کیا کہ اس مقصد کے لئے ایک ایسی شخصیت آئے جو فریقین

۱۲۵۴۔ وَاَخْرَجَ اَبُوْیَعْلٰی مَرْفُوْعًا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَیَنْزِلَنَّ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ ثُمَّ لَئِنْ قَامَ عَلٰی قَبْرِیْ وَقَالَ یَا مُحَمَّدُ لَاُجِیْبَنَّہٗ کَذَا فِیْ رُوْحِ الْمَعَانِیْ مِنَ الْاَحْزَابِ ص۶ ؛

۱۲۵۴ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ذات کی قسم کھا کر فرمایا جس کے قبضہ میں آپ کی جان ہے کہ عیسیٰؑ بن مریمؑ ضرور نازل ہوں گے اور اگر وہ میری قبر پر آکر کھڑے ہوں گے اور مجھ کو یا محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ کر آواز دیں گے تو میں ان کو ضرور جواب دونگا۔ (روح المعانی)

کے نزدیک مسلم ہو تاکہ خدا ئے تعالیٰ کی حجت دونوں فریق پر پوری ہو جائے اس لئے خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی کا تشریف لانا مقدر ہوا۔ وتمت کلمت ربک صدقا وعدلا ؛

Marfat.com

۱۲۵۵ - عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَكَ مِنْكُمْ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ فَلْيُقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ كذا فى الدر منثور ص۲۴۵ ج۲ وَقد رواه احمد فى مسنده عَنْ ابى هريرة رض مرفوعًا بسند رجاله البخارى -

۱۲۵۶ - عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ مَوْقُوفًا عَلَيْهِ اِنِّي لَاَرْجُوْا اِنْ طَالَتْ بِيْ حَيٰوةٌ اَنْ اُدْرِكَ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ فَاِنْ عَجَّلَ بِيْ مَوْتٌ فَمَنْ اَدْرَكَهُ فَلْيُقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ ۔ (مسند احمد ص۲۹۸ ج۲) و رجاله رجال البخارى وقد اخرج البخارى بهذا الاسناد احاديث فى ص۱۰۰ ج۱ و ص۹۹۹ ج۲ -

---

۱۲۵۵ - انس رض روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے جس شخص کی بھی عیسیٰ بن مریم ع سے ملاقات ہو وہ ان کو میری جانب سے ضرور سلام کہدے (احمد)

۱۲۵۶ - ابوہریرہ رض فرماتے ہیں کہ اگر میری زندگی دراز ہوگئی تو مجھکو امید ہے کہ عیسیٰ ع بن مریم ع سے خود میری ملاقات ہو جائیگی اور اگر اس سے پہلے میری موت آ جائے تو جو شخص انکا زمانہ پائے وہ میری جانب سے ان کی خدمت میں سلام عرض کردے (مسند احمد)

۱۲۵۶ - ان احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول یقینی امر ہے اور ایسا

Marfat.com

۱۲۵۷- عَنِ الْحَسَنِ مَرْفُوعًا وَمَوْقُوفًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْيَهُودِ اِنَّ عِيسٰى لَمْ يَمُتْ وَاِنَّهُ رَاجِعٌ اِلَيْكُمْ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ابتک وفات نہیں ہوئی اُنکو تشریف لانا ہے اسکے بعد انکی وفات ہوگی ہے

۱۲۵۷- حضرت حسنؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود سے ارشاد فرمایا۔ عیسیٰؑ ابھی مرے نہیں ہیں اور قیامت سے پہلے ان کو لوٹ کر تمہارے پاس آنا ہے (ابن کثیر)

یقینی ہے کہ اس پیشین گوئی کے راویوں کی نظروں میں اس کا انتظار لگ رہا تھا نیز یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ انکی شخصیت غیر معمولی شخصیت ہے اُمت کا فرض ہے کہ وہ پیشینگوئی کو یاد رکھے اور جس خوش نصیب کو وہ زمانہ ہاتھ آجائے اس پر لازم ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام پہنچا کر آپکی وصیت کو پورا کرنے کی سعادت حاصل کرے۔

۱۲۵۷- عجیب بات ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معاملہ میں یہود و نصاریٰ کو علیحدہ علیحدہ خطاب فرمایا ہے چونکہ یہود عیسیٰ علیہ السلام کو مردہ

Marfat.com

اخرج ابن جریر مرفوعًا عنہ واخرج ابن کثیر من آل عمران و ذکرہ فی النساء من طریق اخر موقوفا علیہ واخرج ابن ابی حاتم مرفوعًا۔

تمہارے پاس آنا ہے۔ (ابن کثیر)

(سلسلہ غربی ۱۲۵۷)

تصور کرتے ہیں۔ اور انکی دوبارہ آمد کے منکر ہیں اس لئے جب آپ نے خاص یہود کو خطاب فرمایا تو ان کے مقابلہ میں خاص طور پر ان کی دوبارہ تشریف آوری پر زور دیا ہے اور صراحت کے ساتھ ان کی موت کی نفی فرمادی ہے جس سے ثابت ہوا کہ جب عیسٰی علیہ السّلام کی وفات ہی نہیں ہوئی تو پھر ان کا دوبارہ تشریف لانا خود بخود ضروری ہے اور اس حقیقت کی مزید تاکید کے لئے جو شخص آسمانوں پر گیا ہے وہی شخص دوبارہ آئے گا" رجوع "یعنے لوٹنے کا استعمال فرمایا ہے اس کے برعکس نصاریٰ ہیں جو ان کو خدا مانتے ہیں لہٰذا ان کے نزدیک وہ فنا کے تحت آ ہی نہیں سکتے لہٰذا آپ نے جب خاص ان سے خطاب فرمایا تو ان کو یہ کہکر قائل کیا ہے کہ خدا وہ ہے جسکو کبھی فنا نہ ہو۔ اور عیسی علیہ السّلام کو اترنے کے بعد موت آنی ہے پھر وہ خدا کیسے ہو سکتے ہیں۔

Marfat.com

۱۲۵۸ - عَنِ الرَّبِیعِ مُرسَلاً قَالَ اِنَّ نَصَارَیٰ اَتَوا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَخَاصَمُوْہُ فِی عِیْسٰی بْنِ مَرْیَمَ وَقَالُوْا لَہٗ مَنْ اَبُوْہُ وَقَالُوْا عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ وَالْبُھْتَانَ فَقَالَ لَھُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

۱۲۵۸ - ربیع مرسلاً بیان کرتے ہیں کہ نصاریٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عیسٰی بن مریم کے معاملہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جھگڑنے لگے اور کہنے لگے (کہ اگر وہ خدا تعالےٰ کے بیٹے نہ تھے) تو بتائیے ان کا والد کون تھا اور حق تعالیٰ شانہٗ پر طرح طرح کے جھوٹ اور بہتان لگانے لگے آپ نے ان سے فرمایا تم اتنا بھی نہیں جانتے کہ ہر بیٹا اپنے باپ کے مشابہ ہوا کرتا ہے انہوں نے کہا کیوں نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا تم یہ تسلیم نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہمیشہ زندہ رہنے والی ہے اس کو موت کبھی نہ آئیگی

باقی بر صفحہ ۱۲۱

۱۲۵۸ - اگر بالفرض حضرت عیسٰی علیہ السلام کو موت آچکی تھی تو کیا اس حقیقت کے انکشاف کے لئے اس سے زیادہ بڑھ کر کوئی اور موقع تھا آپ یہاں صاف فرما دیتے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام تو کبھی کے مر چکے ہیں مگر قرآن و حدیث میں عیسائیوں کے سامنے

باقی بر صفحہ ۱۲۴

Marfat.com

اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ لَا يَكُوْنُ وَلَدٌ اِلَّا وَهُوَ يَشْبَهُ اَبَاهُ قَالُوْا
بَلٰى قَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَبَّنَا حَيٌّ لَا يَمُوْتُ وَاَنَّ عِيْسٰى يَاْتِيْ
عَلَيْهِ الْفَنَاءُ قَالُوْا بَلٰى۔ الحدیث کذا فی الدر المنثور من اول سورۃ
۲۰۳/۲

۱۲۵۹ - عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اُسَيْدِ الْغِفَارِيِّ

اور عیسیٰ (علیہ السلام) کو موت آنی ہے انہوں نے اس کا اقرار کیا اور کہا بیشک انکو موت آنی ہے (تو پھر وہ حق تعالیٰ کے مشابہ کہاں رہے) (درمنثور)

۱۲۵۹ - ابو الطفیل حذیفہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس باہر سے تشریف لائے اس وقت ہم قیامت کے متعلق گفتگو میں

ایک جگہ بھی ہم کو اس کا تذکرہ نہیں ملتا۔

۱۲۵۹ - حدیث مذکور سے ثابت ہوتا ہے کہ قیامت کا آنا یقینی ہے مگر اس سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول چند اور علامات کے ساتھ بھی اتنا ہی یقینی ہے۔ حتیٰ کہ ان کی تشریف آوری سے قبل قیامت کا تصور کرنا گویا بے حقیقت بات ہے۔ نیز حدیث مذکور میں حضرت

قَالَ اِطَّلَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاکَرُ فَقَالَ مَا تَذْکُرُوْنَ قَالُوا نَذْکُرُ السَّاعَۃَ قَالَ اِنَّھَا لَنْ تَقُوْمَ حَتّٰی تَرَوْنَ قَبْلَھَا عَشْرَ اٰیَاتٍ فَذَکَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَالدَّابَّۃَ

مشغول تھے آپ نے فرمایا کیا گفتگو کر رہے ہو؟ ہم نے عرض کی قیامت کے متعلق باتیں کر رہے ہیں آپ نے فرمایا قیامت اس وقت تک ہرگز نہیں آسکتی جب تک کہ اس سے پہلے تم دس نشانیاں دیکھ نہ لو۔ دھواں[1]۔ دجال[2]۔ دابۃ الارض[3]۔ مغرب[4] کی جانب سے آفتاب کا طلوع۔ عیسیٰ بن مریمؑ[5] کا اترنا۔ یاجوج[6] و ماجوج کا ظہور۔ تین[7] خسف۔ ایک مشرق میں ایک

باقی صفحہ ۱۳۶

سلسلہ نوٹ ۱۲۵۹

عیسیٰ علیہ السلام کا نزول جن اور دیگر علامات کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے ان میں سے ہر علامت اپنی اپنی نوعیت میں عجیب ہی ہے اور ظاہر ہے کہ انقلاب عالم کے عجیب تر حادثہ کی علامات ایسی ہی عجیب در عجیب ہونی چاہئیں ان کو تاویلیں کر کر کے دنیا کے عام حوادث کی صف میں کھینچنا قیامت کی حقیقت سے ناواقفی کی دلیل ہے بلکہ ایک طرح پر قیامت ہی کا انکار ہے کیونکہ قیامت کا وجود ان علامات کے وجود سے کہیں عجیب تر ہے پس اگر یہ علامات

باقی صفحہ ۱۳۶

وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنُزُولَ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ وَيَأْجُوجَ وَ
مَأْجُوجَ وَثَلَاثَةَ خُسُوفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ
وَخَسْفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَآخِرُ ذَالِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ

سلسلہ ترجمہ حدیث ۱۲۵۹)
مغرب میں اور تیسرا جزیرۂ عرب میں اور سب سے آخر میں وہ آگ جو یمن سے

باقی بر صفحہ ۱۳۷

سلسلہ نوٹ ۱۲۵۹
مادی عقول کے نزدیک خلاف عقل ہونے کی بناء پر قابلِ تاویل ہیں تو پھر قیامت کا وجود بدرجہ اولیٰ قابل تاویل ہونا چاہئے۔ والعیاذ باللہ۔ اہل عقل وانصاف کو ذرا ٹھنڈے دل سے اس پر غور کرنا چاہیئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول حدیثوں میں قیامت کے قریب تر متعلقات میں شمار کیا گیا ہے۔ پھر اسکو اگر قیاس کرنا ہی ہے تو قیامت پر قیاس کرنا چاہیئے عالم کے عام نظم ونسق میں اسکو شامل کر لینا کتنی بڑی نادانی ہے۔
حضرت شاہ رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالہ علامات قیامت میں قیامت کی علامات کی دو قسمیں قرار دی ہیں صغریٰ (چھوٹی) اور کبریٰ (بڑی) اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول علامات کبریٰ میں شامل فرمایا ہے جس کا حاصل حدیث کے الفاظ میں یہ ہے کہ اس کے بعد قیامت کا اسطرح انتظار کرنا چاہیئے جیسے جانور کے حمل کی مدت پوری ہو جانے کے

باقی صفحہ ۱۳۷

تَطْرُدُ النَّاسَ اِلٰی مَحْشَرِهِمْ ۔ اخرجہ مسلم ص۳۹۳ وعن واثلۃ نحوہ اَخرجہ الطبرانی والحاکم وواقفہ الذہبی علی تصحیحہ۔

۱۲۶۰ - عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزَالُ طَائِفَۃٌ مِنْ اُمَّتِیْ عَلَی الْحَقِّ ظَاھِرِیْنَ عَلَی مَنْ نَاوَاھُمْ حَتّٰی یَاْتِیَ اَمْرُ اللّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی وَیَنْزِلُ عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ عَلَیْہِ السَّلَام۔ مسند احمد ص۴۲۹ ج۴ ورجالہ کلھم ثقات،

ظاہر ہوگی اور سب کو دھکا دے کر محشر تک لیجائیگی (مسلم شریف)

۱۲۶۰ - عمران بن حصینؓ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میری اُمت میں ایک جماعت ہمیشہ حق پر رہیگی جو اپنے دشمنوں پر غالب رہیگی یہانتک کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو اور حضرت عیسیٰ بن مریم اتریں ۔ مسند احمد

بعد اس کا مانک بچہ کی پیدائش کا انتظار کیا کرتا ہے جیسا کہ اس باب کے آخر کی حدیثوں میں عنقریب آپ کی نظروں سے گذرے گا۔

۱۲۶۰ - حدیث مذکور اگرچہ ایک دوسرے مضمون کی حدیث ہے مگر چونکہ قیامت سے قبل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری قیامت کی طرح یقینی مسئلہ ہے اسلئے

Marfat.com

۱۲۶۱-عَنْ اَبْنِ مَسْعُوْدٍ مَرْفُوْعًا قَالَ اِنَّ الْمَسِيْحَ بْنَ مَرْيَمَ خَارِجٌ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَلَيُتَغَنِّيَنَّ بِهِ النَّاسُ عَمَّنْ سِوَاهُ ۔ (کنز العمال ص۲۶۸)

۱۲۶۲ - عَنْ اَبْنِ عُمَرَ مَرْفُوْعًا كَيْفَ تَهْلِكُ اُمَّةٌ اَنَا فِيْ اَوَّلِهَا وَعِيْسٰى فِيْ اٰخِرِهَا ۔ کنز ص۲۰۳ وصححہ فی الدر المنثور فی ضمن اثر کعب وحسنہ فی الفتح من فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وذکر فی مشکوٰۃ فی ثواب ھذہ الامۃ عن رزین بسلسلۃ الذھب قال فی التیسیر ص۳۰۲ رواہ النسائی وغیرہ

(بقیہ پچھلے صفحہ پر ہے)

۱۲۶۱ - ابن مسعودؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ قیامت سے پہلے عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) یقیناً تشریف لاکر رہیں گے اور ان کی آمد کے بعد لوگ ان کے سوا سب سے بے نیاز ہو جائینگے (کنز العمال ص۲۶۸)

۱۲۶۲ - ابن عمرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں بھلا وہ

سلسلہ نوٹ ۱۲۶۰

جب کہیں قیامت کا تذکرہ آتا ہے تو اگر وہاں سیاق کلام میں ذرا کوئی مناسبت نکل آتی ہے تو مسلمات کی طرح فوراً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا تذکرہ بھی آجاتا ہے۔

Marfat.com

۱۲۶۳- عن جُبَیْرِ بْنِ نُفَیْرِ الحَضْرَمِی مَرْفُوْعًا مُرْسَلًا لَنْ یُخْزِیَ اللّٰہُ اُمَّۃً اَنَا فِیْ اَوَّلِہَا وَعِیْسٰی فِیْ اٰخِرِہَا - کذا فی الدر المنثور

امت کیسے ہلاک ہو سکتی ہے جس کے اول میں تو میں ہوں اور آخر میں عیسٰی (علیہ السّلام) ہوں۔

۱۲۶۳ - جبیر بن نفیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس امت کو ہرگز ناکام نہیں کرے گا جس کے اول میں تو میں ہوں

اور آخر میں عیسٰی (علیہ السلام) ہوں (منثور)

۱۲۶۳ - حدیث مذکور سے معلوم ہوا کہ حضرت عیسٰی علیہ السّلام کا نزول یقینی ہے اور اس نزول میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس اُمت کے لئے ایک بڑی رحمت بھی پنہاں ہے یوں تو ہر گذشتہ امت دو رسولوں کے درمیان ہی ہوتی چلی آئی ہے مگر پہلے چونکہ ہر رسول کی امت مستقل ہوتی تھی اس لئے اس دوسرے رسول کو پہلی اُمت کے آخر میں شمار کرنا بے معنی بات تھی وہاں ہر رسول کا اصل مقام اپنی امت کے اول ہی میں تھا جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو نصاریٰ کے بعد تشریف لائے مگر چونکہ آپ مستقل رسول تھے اور آپ کی اُمت علیحدہ امت تھی اس لئے آپ کو امت عیسٰی علیہ السّلام کے آخر

باقی صفحہ ۱۴۰

Marfat.com

ص۲۴۵ وقال الذهبی فی التلخیص هو خبر منکر و لم یذکر له وجها

سلسلہ نوٹ ۱۲۶۳

میں شمار کرنا اور یہ کہنا کہ عیسیٰ السلام کی امت بھی دو رسولوں کے درمیان ہے اس کے اول میں عیسیٰ علیہ السلام ہیں اور آخر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بالکل بے معنی بات ہے لیکن اس اُمت کا معاملہ بالکل مختلف ہے یہاں اپنی امت کے رسول تو صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور چونکہ عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری اس اُمت میں بحیثیت رسول نہ ہوگی اس لئے ان کی اُمت بھی کوئی جدید امت نہوگی اس لئے ان کو اس امت کے آخر میں شمار کرنا بالکل درست ہے اور اس اُمت کے حق میں بڑی رحمت کا باعث ہے۔

حدیث مذکور سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ یہ آخر میں آنے والے رسول وہی اسرائیلی رسول ہوں گے اور خود اس امت میں پیدا نہیں ہوں گے کیونکہ اگر وہ خود اس امت میں پیدا ہوں تو پھر ان کو امت کے آخر میں کہنا مناسب نہیں پس یہاں جسطرح امت کے اول میں آنے والے رسول کو اس امت میں شمار کرنا صحیح نہیں اسی طرح اس کے آخر میں آنے والے رسول کو اس امت میں پیدا شدہ کہنا صحیح نہیں بلکہ وہ ایسا رسول ہونا چاہئے

باقی صفحہ ۱۴۱

Marfat.com

وجیہا بل الصحیح انہٗ ان لم یکن صحیحا فلا ینحط عن درجۃ الحسن کما صرح بہ الحافظ فی الفتح ؎ وعن عروۃ بن رویم مثلہ کما فی الکنز ص ۲۰۲ ج ۷ وعن کعب، مثلہ مرفوعًا فی ضمن اثرہ الموقوف علیہ کذا فی الدر المنثور وعن جعفرؒ الصادق عن ابیہ عن جدہ مرفوعًا فی حدیث نحوہ رواہ رزین کما فی المشکوٰۃ من باب ثواب ھذہ الامۃ۔

سلسلہ نمبر ۱۲۶۳

جو خود رسول ہو مگر آئندہ اس کی کوئی علیحدہ امت نہ ہو تاکہ اس کو اس امت کے آخر میں کہنا صحیح اور بامعنی بات ہو یہ بات دوسری ہے کہ چونکہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد میں آئے گا اس لئے دور نبوت کے لحاظ سے اس کو آپ کی امت میں بھی شمار کرنا درست رہے۔ تو پھر اسمیں ایک عیسٰی علیہ السّلام کی تخصیص نہیں تمام انبیاء علیہم السّلام بھی آپکی نبوت کے تحت ہیں اور اس لئے صحیح حدیثوں میں آتا ہے کہ محشر میں آدم علیہ السّلام سے لے کر عیسٰی علیہ السّلام تک سب آپ ہی کے جھنڈے کے نیچے ہونگے مگر چونکہ حضرت عیسٰیؑ کی یہ شان ایک بار دنیا میں بھی ظاہر ہو گی اس لئے تمام انبیاء علیہم السّلام میں سے خاص انکے اندر یہ خصوصیت نمایاں رہے گا۔ اس لئے علماء حقانی نے لکھا ہے کہ عیسٰی علیہ السّلام میں اس خصوصیت

Marfat.com

۱۲۶۴ - عَنِ الْحَاطِبِ بن اَبِي بَلْتَعَةَ قال بعثنی رَسُول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ

حضرت عیسیٰ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام آسمان سے اتریں گے اور زمین کے کسی خطہ میں پیدا ہونگے

۱۲۶۴ حاطب بن ابی بلتعہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو مقوقش شاہ اسکندریہ کے پاس بھیجا یہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نامۂ مبارک لے کر ان کے پاس پہنچا تو انہوں نے مجھ کو اپنی جگہ پر بٹھایا

کا ظہور قیامت کے دن بھی سب میں ممتاز رہے گا عجب نہیں کہ انا اولی الناس بابن مریم کی صحیح حدیث میں اس طرف طرف بھی کچھ اشارہ ہو ۱۲ -

۱۲۶۴ - اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی حاطبؓ اور شاہ مقوقش کے درمیان ایک مربوط گفتگو کا تذکرہ ہے جسکو پڑھ کر بے ساختہ دل اس کی تصدیق پر مجبور ہو جاتا ہے اس گفتگو میں صحابی کو مقوقش کے جواب میں گو صرف اتنا کہدینا کافی تھا کہ پھر عیسیٰ علیہ السّلام نے اپنے دشمنوں پر بد دعا کیوں نہیں کی ، مگر انہوں نے

Marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمُقَوْقِسِ مَلِكِ الاسْكَنْدَرِيَّةِ قَالَ فَجِئْتُهُ بِكِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَنِيْ فِيْ مَنْزِلِهٖ وَاَقَمْتُ عِنْدَهٗ ثُمَّ لَبِثَ اِلَيَّ وَقَدْ جَمَعَ بَطَارِقَتَهٗ وَقَالَ اِنِّيْ سَائِلُكَ بِكَلَامٍ

سلسلہ حدیث ۱۲۶۴

اور میں ان کے ہاں مقیم رہا پھر کسی فرصت میں انہوں نے مجھے یاد فرمایا اور اپنے مذہبی بزرگوں کو بھی دعوت دی اور کہا مجھ کو تم سے ایک بات کہنی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ تم اسکو خوب سمجھ لو یہ کہتے ہیں۔ میں نے عرض کی فرمائیے فرمائیے! انہوں نے فرمایا اچھا اپنے پیشوا کے متعلق بتاؤ کیا وہ نبی ہیں؟ میں نے عرض کیا یقیناً وہ اللہ کے رسول ہیں اس پر انہوں نے کہا تو پھر انکی قوم نے ان کو اپنے وطن سے ہجرت کرنے پر مجبور کیا تھا تو انہوں نے کیوں ان پر بد دعا نہ کی۔ یہ

باقی بر صفحہ ۱۴۴

شاہ مقوقس پر اور زیادہ زور ڈالنے کے لئے یہ حقیقت بھی واضح کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ہجرت فرمائی تھی وہ تو صرف ایک شہر سے دوسرے شہر کی طرف تھی مگر عیسیٰ علیہ السلام کی ہجرت تو ایک عالم سے دوسرے عالم کی طرف تھی ظاہر ہے کہ آپ نے وطن چھوڑا مگر پھر بھی رہے وطن ہی کے قریب و بعید میں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تو ایسی جگہ

Marfat.com

وَاُحِبُّ اَنْ تَفْهَمَهٗ مِنِّیْ قَالَ قُلْتُ هَلُمَّ قَالَ اَخْبِرْنِیْ عَنْ صَاحِبِكَ
اَلَیْسَ هُوَ نَبِیًّا قُلْتُ بَلٰی هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ فَمَالَهٗ حَیْثُ كَانَ هٰكَذَا
لَمْ یَدْعُ عَلٰی قَوْمِهٖ حَیْثُ اَخْرَجُوْهُ مِنْ بَلَدِهٖ اِلٰی غَیْرِهَا قَالَ فَقُلْتُ
عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ اَلَیْسَ تَشْهَدُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَمَالَهٗ حَیْثُ اَخَذَهٗ
قَوْمُهٗ فَاَرَادُوْا اَنْ یَّصْلِبُوْهُ اَنْ لَّا یَكُوْنَ دَعَا عَلَیْهِمْ بِاَنْ یُّهْلِكَهُمُ اللّٰهُ

سلسلہ ترجمہ ۱۲۶۴

کہتے ہی میں نے اس کے جواب میں شاہ مقوقس سے کہا کیا آپ عیسیٰ علیہ السّلام
کے متعلق یہ گواہی نہیں دیتے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں تو پھر جب انکی قوم نے انکو
پکڑ کر سولی دینے کا ارادہ کیا تھا تو انہوں نے اس وقت ان کے حق میں
باقی بر صفحہ ۱۴۲

سلسلہ نوٹ ۱۲۶۴

ہجرت فرمائی جہاں نہ وطن کی خبر رہی نہ اہل وطن کی۔ پس بد دعا کا سوال وہاں زیادہ چسپاں
ہوتا ہے جہاں مظلومیت زیادہ ہو اس پر شاہ مقوقس نے یہ نہیں کہا کہ تم یہ کیا نامعقول
بات کہتے ہو حضرت عیسیٰ علیہ السّلام آسمان پر کہاں گئے انکی تو مدت ہوئی وفات ہو چکی
ہے بلکہ وہ لاجواب ہو کر چپ رہ گیا اور اس کو خود انکی بھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلّم کی بھی غائبانہ داد دینی پڑی معلوم ہوا کہ شاہ مقوقس کے نزدیک بھی حضرت عیسیٰ
باقی بر صفحہ ۱۴۲

Marfat.com

عزوجل حتی رفعہ اللہ الیہ فی السماء الدنیا قال انت الحکیم الذی جاء من عند الحکیم ۔ اخرجہ البیہقی (کما فی الخصائص ص ۱۲ ج ۱) قلت ولم یذکرہ الشیخ قدس سرہ فی رسالتہ فی نزول المسیح علیہ السلام ۔

سلسلہ ترجمہ حدیث ۱۲۶۴

یہ بددعا کیوں نہیں کی کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہلاک کر دے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کے اس آسمان پر ان کو اٹھا لیا۔ یہ سن کر شاہ مقوقس نے کہا تو خود بھی دانا شخص ہے اور جس ہستی کا فیض یافتہ ہے وہ بھی بڑی صاحب حکمت ہے۔ (بیہقی)

سلسلہ نمبر ۱۲۶۴

علیہ السلام کی وفات نہیں ہوئی تھی بلکہ وہ زندہ آسمانوں پر تشریف لے گئے ہیں اس لئے آسمان ہی سے اتریں گے ان کے علاوہ کسی دوسرے انسان کا دنیا میں پیدا ہونے کا خیال یہ صرف جدید تراشیدہ افسانہ ہے جس کے نہ اہل کتاب ہی قائل تھے نہ علماء اسلام ۔

Marfat.com

۱۲۶۵ - عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ اِبْنُ مَرْیَمَ مِنَ السَّمَاءِ فِیْکُمْ وَاِمَامُکُمْ مِنْکُمْ - ذکرہ البیهقی فی کتاب الاسماء والصفات ص۳۰۱ و عزاہ للبخاری و مسلم علی عادة المحدثین فی کون مرادهم بر اصل الحدیث۔

۱۲۶۵ - ابوہریرہ رض روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - بھلا اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب کہ عیسیٰ علیہ السلام تمہارے درمیان آسمان سے اتریں گے - اور تمہارا امام خود تم میں کا ہوگا - (الاسماء والصفات)

باقی بر صفحہ ۱۴

۱۲۶۵ - حدیث مذکور میں صراحت کے ساتھ موجود ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے ہر چند کہ آسمان کے لفظ کی ان تفصیلات کے بعد جو عیسیٰ علیہ السلام کے معاملہ میں بیان میں آچکی تھیں کوئی ضرورت نہ تھی مگر اس کے باوجود چوں کہ وہ ایک حقیقت تھی اس لئے اگر بضرورت نہ سہی تو ایک حقیقت کے اظہار کے

باقی بر صفحہ ۱۴

Marfat.com

وعن ابن عباس فی تفسیر قوله تعالی ان تعذبهم فانهم عبادك وان تغفر لهم ای من ترکت منهم ومد فی عمره حتی اهبط من السّماء الی الارض یقتل الدّجال فنزلوا عن مقالتهم ووحدك وافرّوا انا عبید ؟

وعنه قال لمّا اراد الله انْ یرفع عیسٰی الی السّماء خرج

(سلسلہ ترجمہ حدیث ۵۲۰۱)

ابن عباسؓ آیۃ ۔ ان تعذبھم الخ کی تفسیر میں فرماتے ہیں اگر تو ان کو عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو بخشدے یعنی ان لوگوں کو جن کو تو باقی رکھے۔ کیونکہ عیسیٰ علیہ السّلام کی عمر دراز کر دی گئی ہے یہاں تک کہ جب وہ آسمان سے زمین پر اتریں اور دجال کو قتل کر دیں تو جو باقیماندہ

باقی بر صفحہ ۱۴۸

طور پر ہی سہی اس کا جابجا تذکرہ ملتا ہے حتّٰی کہ ابن عباسؓ بھی جن کے متعلق یہ داستان گائی جاتی ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی موت کے قائل تھے مختلف مقامات میں ان کے آسمان پر اُٹھائے جانے کی تصریح فرماتے ہیں پھر اس میں شبہ کیا ہے کہ ایک دن حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو بھی مرنا ہے کلام صرف اس میں ہے کہ یہ متذکرہ موت واقع ہو چکی ہے یا آئندہ

باقی بر صفحہ ۱۴۸

Marfat.com

الی اصحابہ وفی البیت اثنا عشر رجلا من الحواریین فخرج
علیہم من غیر البیت ورأسہ یقطر ماء ۔ در منثور ص ۲۳۸ ج ۲

سلسلہ ترجمہ حدیث ۱۲۶۵

اپنے مشرکانہ عقیدے سے باز آکر تیری وحدانیت کے قائل ہو جائیں اور یہ اقرار بھی کریں کہ میں تیرا ایک بندہ ہی ہوں تو تو قادر و حکمت والا ہے نیز ابن عباس بل رفعہ اللہ الیہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اُٹھانے کا ارادہ فرمایا تو وہ اپنے صحابہ کے پاس تشریف لائے اس وقت گھر میں صرف بارہ شخص موجود تھے اور وہ گھر کے دروازہ کی بجائے روشندان سے تشریف لے گئے اور اس وقت ان کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔

واقع ہونے والی ہے۔ کتنی نافہمی ہے کہ بالفرض اگر آن کے بارے میں کسی سے موت کا لفظ منقول بھی ہے تو اس کو فوراً بے تحقیق گذشتہ موت پر حمل کر لیا جائے حالانکہ وہ اس کا صاف اقرار بھی کر رہا ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر اُٹھائے جا چکے ہیں اور آئندہ تشریف لا کر عام انسانوں کی طرح وفات پائیں گے۔

۱۲۶۶ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوْعًا قَالَ الدَّجَّالُ اَوَّلُ مَنْ يَتَّبِعُهُ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِنَ الْيَهُوْدِ عَلَيْهِمُ السُّبْحَانُ (الی قولہ) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَنْزِلُ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ مِنَ السَّمَاءِ عَلٰى جَبَلِ افيق اِمَامًا هَادِيًا وَحَكَمًا عَادِلًا عَلَيْهِ بُرْنُسٌ لَهُ مُرَبَّعُ الْخَلْقِ اَصْلَتُ سَبِطُ الشَّعْرِ بِيَدِهٖ حَرْبَةٌ يَقْتُلُ الدَّجَّالَ فَاِذَا قَتَلَ الدَّجَّالَ

۱۲۶۶ - ابن عباسؓ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سب سے پہلے جو لوگ دجّال کی اتباع کریں گے وہ ستر ہزار یہود ہوں گے ان کے سروں پر طیلسان ہوں گے اس سلسلہ میں ابن عباسؓ نے یہ بھی بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی ارشاد ہے کہ اس وقت عیسٰی علیہ السّلام کوہ افیق پر آسمان سے اتریں گے اور وہ امام ہادی اور منصف حاکم ہوں گے برنس (باران کوٹ کی طرح ہوتا ہے) پہنے ہوئے ہونگے وہ میانہ جسم کے سُتے ہوئے رخسار اور سیدھے بالوں

باقی صفحہ ۱۵۰

۱۲۶۶ - اس حدیث میں بھی صراحت کے ساتھ آسمان کا لفظ موجود ہے اور ان کے دور کے امن و امان اور اصلاح تمام کا ایسا نقشہ موجود ہے جس سے بداہتہً ثابت ہوتا ہے کہ یقیناً وہ کوئی

Marfat.com

تَصَعُ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا فَكَانَ السِّلْمُ فَيَلْقَى الرَّجُلُ الْاَسَدَ فَلَا
تَهِيْجُهُ وَيَاخُذُ الْحَيَّةَ فَلَا تَضُرُّهُ وَتَنْبُتُ الْاَرْضُ كَنَبَاتِهَا عَلَى
عَهْدِ اٰدَمَ وَيُؤْمِنُ بِهٖ اَهْلُ الْاَرْضِ وَيَكُوْنَ النَّاسُ اَهْلُ مِلَّةٍ
وَاحِدَةٍ (اسحٰق ابن بشیر کنز ص۲۶۵)

سلسلہ ترجمہ حدیث ۱۲۶۶

والے ہیں ان کے ہاتھ میں نیزہ ہوگا دجال کو قتل کریں گے اور جب اس کے قتل سے فارغ ہو جائینگے تو جنگ ختم ہو جائے گی اور امن و سلامتی کا یہ عالم ہوگا کہ آدمی اور شیر کا آمنا سامنا ہوگا مگر اس پر حملہ کرنے کا اس کے دل میں ذرا خیال نہ آئے گا آدمی سانپ کو اپنے ہاتھ میں لے گا اور وہ اس کو ذرا بھی نقصان نہ پہنچائے گا اور زمین کی پیداوار میں وہ برکت ہو گی جو کبھی آدم علیہ السلام کے زمانہ میں تھی اور زمین کے بسنے والے ان پر ایمان لے آئیں گے اور سب مخلوق ایک ہی ملت و مذہب کی ہو جائے گی۔ (کنز)

سلسلہ نوٹ ۱۲۶۶

غیر معمولی انسان ہوں گے اب اگر کسی کے دل میں ہر حقیقت کو مجاز بنا بنا کر اس پیشینگوئی کو اپنے نفس پر صادق کرنے کا جذبہ ہو تو اس کا علاج کس کے پاس ہے، ہاں جو شخص کسی کی

Marfat.com

۱۲۶۷۔ عن أبی هریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الأنبیاء

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پورے یقین کے ساتھ فرمایا ہے کہ آئندہ تشریف لانے والے وہی عیسیٰ ہوں گے جنکی پیدائش بغیر والد کے ہوئی ہے چنانچہ اسکی وضاحت کیلئے آپنے انکے نام انکے نسب اور انکی شکل وصورت بیان فرمانے کا خاص اہتمام فرمایا ہے اسکے ساتھ آپکی خدمات مفوضہ ان کا منصب انکے زمانہ میں امن عام کی کیفیت رزق کی فراوانی اور دیگر امور کی تفصیلات بھی بیان فرمادی ہیں

۱۲۶۷۔ ابو ہریرہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ جتنے انبیاء ہیں

سلسلہ نمبر ۱۲۶۷

سوء نفسانی کی خاطر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان بصیرت افروز ارشادات کی بجائے تاویلات پر یقین لائیگا تو جیسے وہ اپنا ٹھکانا خود سوچ لے ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور۔

۱۲۶۷۔ اس حدیث پر پہلی نظر ڈالنے سے یہ واضح ہوجاتا ہے کہ یہاں سیح (مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام)

Marfat.com

اِخْوَةُ الْعَلَّاتِ اَبُوْهُم وَاحِدٌ وَّ اُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰی وَاَنَا اَوْلَی النَّاسِ
بِعِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ لِاَنَّهٗ لَمْ یَکُنْ بَیْنِیْ وَبَیْنَهٗ نَبِیٌّ وَاَنَّهٗ نَازِلٌ فَاِذَا
رَاَیْتُمُوْهُ فَاعْرِفُوْهُ فَاِنَّهٗ رَجُلٌ مَرْبُوْعٌ اِلَی الْحُمْرَةِ وَالْبَیَاضِ سَبْطُ
کَاَنَّ رَاْسَهٗ یَقْطُرُ وَاِنْ لَّمْ یُصِبْهُ بَلَلٌ بَیْنَ مُمَصَّرَتَیْنِ فَیَکْسِرُ الصَّلِیْبَ

سلسلہ ترجمہ حدیث ۱۳۶۷

سب باپ شریک بھائیوں کی طرح ہیں جن کا والد ایک اور مائیں علیحدہ علیحدہ ہوں عیسٰی علیہ السلام سے سب سے زیادہ نزدیک میں ہوں میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں دیکھو وہ ضرور اُتریں گے اور جب تم ان کو دیکھو تو فوراً پہچان لینا کیوں کہ اُن کا قد میانہ ہوگا۔ رنگ سرخ و سفید، کنگھی کئے ہوئے سیدھے سیدھے بال یوں معلوم ہوگا سر سے پانی ٹپکنے والا ہے اگرچہ اسپر کہیں تری کا نام

باقی بر صفحہ ۱۵۳

سلسلہ نوٹ ۱۳۶۷

کا تذکرہ ہے جو ایک بار بہ حیثیت نبی کے پہلے آچکے ہیں اور وہی اس اُمت پر ایک بڑی مصیبت کے وقت دوبارہ پھر تشریف لانے والے ہیں کیونکہ زمانہ کے لحاظ سے آپ سے وہی اتنے قریب ہیں کہ ان کے اور آپ کے درمیان کوئی نبی نہیں اس لئے بھی اس مصیبت کے وقت آپ کی اُمت کی ہمدردی کا فرض سب سے پہلے ان ہی پر عائد ہوتا ہے نیز آپ نے

Marfat.com

وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيُعَطِّلُ الْمِلَلَ حَتّٰى يُهْلِكَ اللّٰهُ فِي
زَمَانِهٖ الْمِلَلَ كُلَّهَا غَيْرَ الْإِسْلَامِ وَيُهْلِكُ اللّٰهُ فِي زَمَانِهٖ الْمَسِيحَ
الدَّجَّالَ الْكَذَّابَ وَتَقَعُ الْأَمَنَةُ فِي الْأَرْضِ حَتّٰى تَرْتَعَ الْإِبِلُ

سلسلہ ترجمہ حدیث ۱۲۶۷

ہوگا۔ دوگیرو کے رنگ کی چادریں اوڑھے ہوئے ہوں گے وہ اتر کر صلیب
کو توڑ ڈالیں گے سور کو قتل کریں گے جزیہ ختم کر دیں گے اور تمام مذاہب ان
کے زمانہ میں ختم ہو کر صرف ایک مذہب اسلام باقی رہ جائے گا اور ان کے
زمانہ میں اللہ تعالیٰ جھوٹے مسیح دجّال کو ہلاک کرے گا اور زمین پر امن و امان کا

باقی صفحہ ۱۵۴

سلسلہ نوٹ ۱۲۶۷

اسکی مزید توضیح کے لئے ان کا وہی نام و نسب انکی اسی ملکی نظافت و طہارت اور ان کے اُسی
حلیۂ مبارک کا تذکرہ فرمایا ہے جس کے بعد کسی مجنوں کے لئے بھی اشتباہ کی کوئی گنجائش
باقی نہیں رہتی۔ پھر آپنے صرف ان کے ماضی سوانح کے بیان پر ہی کفایت نہیں فرمائی
بلکہ ان کے مستقبل کے ایسے کارنامے اور ایسی روشن برکات کا بھی تذکرہ فرما دیا ہے
جن کے بعد ان کی شناخت میں کوئی ادنیٰ تردد نہیں ہو سکتا۔ اب اگر آپ کے فرمودہ
پر ایمان لاتا ہے تو وہ واضح سے واضح انداز میں آپ کے سامنے موجود ہے اور اگر اپنے خیالات

Marfat.com

مَعَ الْاَسَدِ جَمِيْعًا وَالنَّمُوْرُ مَعَ الْبَقَرِ وَالذِّئَابُ مَعَ الْغَنَمِ وَيَلْعَبُ الصِّبْيَانُ وَالْغِلْمَانُ بِالْحَيَّاتِ لَا يَضُرُّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَيَمْكُثُ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَمْكُثَ ثُمَّ يَتَوَفّٰى فَيُصَلِّيْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ وَ يَدْفِنُوْنَهٗ ۔ مسند احمد ص ۴۳۲ ج ۱

سلسلہ ترجمہ حدیث ۱۲۶۷

وہ نقشہ قائم ہوگا کہ اونٹ شیروں کے ساتھ اور چیتے بیلوں کے ساتھ اور بھیڑئے بکریوں کے ساتھ چریں گے اور لڑکے بچے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے اور ایک دوسرے کو ذرا کوئی تکلیف نہ دے گا اسی حالت پر جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا وہ رہیں گے پھر ان کی وفات ہوگی اور مسلمان ان پر نماز جنازہ ادا کریں گے۔ اور ان کو دفن کر دیں گے۔ (مسند احمد)

سلسلہ نوٹ ۱۲۶۷

پر ایمان لانا ہے تو یہود اس سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں یہی راستہ اختیار کر چکے ہیں کتب سماویہ صاف صاف انداز میں آپ کے نام و نسب، آپکی شکل و شمائل اور آپ کے کارناموں کو کھول کھول کر بیان کرتی رہیں اور یہ بدنصیب ان سب کی تاویلیں کر کر کے آپکا انکار کرتے رہے۔ فلما جاءھم ما عرفوا کفروا بہ فلعنۃ اللہ علی الکافرین ۔

Marfat.com

۱۲۶۸ - عَنِ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَؓ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے شہر کا نام اور اس شہر میں خاص محل نزول کا نام
اور نزول کے وقت ان کا مکمل نقشہ اور انکے زمانہ کی برکات

۱۲۶۸ - نواس بن سمعانؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنی اہمیت سے دجال کا تذکرہ فرمایا کہ مارے دہشت کے ہم کو یوں معلوم ہونے لگا گویا وہ یہیں کسی باغ میں موجود ہے جب ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ہمارے اس دہشت و خوف کو محسوس کر لیا اور پوچھا تم ایسے

باقی بر صفحہ ۱۵۶

۱۲۶۸ - اس حدیث میں دجال کا تذکرہ قدرے محل غور ہے۔ اس کے مباحث اپنے محل میں آئیں گے ان میں سے صرف ایک بات کی تشریح یہاں کرنی مناسب ہے۔ حدیث مذکور

سَلَّمَ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ فَخَفَّضَ فِيهِ وَرَفَّعَ حَتَّى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ
فَلَمَّا رُحْنَا إِلَيْهِ عَرَفَ ذَالِكَ فِينَا فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ
ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ غَدَاةً فَخَفَّضْتَ فِيهِ وَرَفَّعْتَ حَتَّى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ

سلسلہ ترجمہ حدیث ۱۲۶۸
پریشان کیوں نظر آتے ہو ہم نے عرض کی یارسول اللہ صلعم آپؐ نے صبح دجال کا ذکر اتنی اہمیت کے ساتھ فرمایا کہ ہم کو یوں معلوم ہونے لگا گویا وہ یہیں کسی باغ میں ہے آپ نے فرمایا مجھ کو تم پر دجال سے بڑھ کر دوسری باتوں کا زیادہ اندیشہ ہے دجال کا کیا ہے اگر وہ میری موجودگی میں نکلا تو تمہارے بجائے میں خود اس سے نمٹ لونگا ورنہ ہر شخص خود اس کا مقابلہ کرے اور

باقی بر صفحہ ۱۵۷

سلسلہ فوٹ ۱۲۶۸
سے معلوم ہوتا ہے کہ دجال کے زمانہ میں ایک دن ایک سال کے برابر ہوگا۔ حتیٰ کہ اس ایک دن میں ایک سال کی نمازیں ادا کرنی ہونگی۔ دن کی اس طوالت کی صورت کیا ہوگی؟ اس کا حدیث میں کوئی ذکر نہیں ہے۔ ہمارے نزدیک جب دنیا میں ان عجائبات کے ظہور کا زمانہ شروع ہو جائے گا تو عالم کے موجودہ نظم و نسق کے تحت ان واقعات کے حل کرنے اور سمجھنے کی کوشش کرنی بھی مضحکہ کی دردسری ہے تاہم

Marfat.com

النَّخْلُ فقال غيرُ الدَّجَّال أَخْوَفُنِي عَلَيْكُمْ اَنْ يَخْرُجَ وَاَنَا فِيكُمْ فَاَنَا
حَجِيجُهُ دُونَكُمْ وَاِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَامْرِءٌ حَجِيجُ نَفْسِهٖ
وَاللّٰهُ خَلِيفَتِي عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ - اِنَّهٗ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهٗ طَافِئَةٌ كَاَنَّ

سلسلہ ترجمہ حدیث ۱۲۶۸

میں نے تم سب کو خدا کے سپرد کیا۔ دیکھو وہ جوان ہوگا اس کے بال سخت گھونگر والے اور اسکی آنکھ انگور کی طرح باہر کو ابھری ہوئی ہوگی بالکل اس شباہت کا شخص سمجھو جیسا یہ عبدالعزیٰ بن قطن ہے تو تم میں جو شخص بھی اسکا زمانہ پائے اس کو چاہئے کہ وہ سورہ کہف کی اوّل آیتیں پڑھ لے وہ شام اور عراق کی درمیانی گھاٹیوں سے نمایاں ہوگا اور اپنے دائیں بائیں ہر سمت بڑا اودھم مچائے گا تو اے اللہ کے بندو! دیکھو اس وقت ثابت قدم رہنا

باقی برصفحہ ۱۵۸

سلسلہ نزلے ۱۲۶۸

حضرت شاہ رفیع الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسالہ "علامات قیامت" میں شیخ محی الدین ابن عربی سے نقل کیا ہے کہ مصائب و آلام کے ان ہنگاموں میں اگر عام گرد و غبار اور غلیظ ابر کی وجہ سے رات و دن متمیز نہوں سکیں تو کچھ بعید نہیں ہے آج بھی معمولی بارشوں میں عصر و مغرب و عشاء کی نمازوں میں تقدیم و تاخیر ہو جانا معمولی بات ہے ذرا زیادہ

أُمَّةُ بْعَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ اَدْرَكَ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَءْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُوْرَةِ الْكَهْفِ۔ اِنَّهٗ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِيْنًا وَعَاثَ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللّٰهِ فَاثْبُتُوْا قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا لُبْثُهٗ

سلسلہ ترجمہ حدیث ۱۲۶۸

ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اصلعم وہ کتنے عرصہ تک زمین پر رہے گا۔ فرمایا چالیس دن لیکن پہلا دن ایک سال کے برابر ہوگا اور دوسرا ایک ماہ اور تیسرا ایک جمعہ کے برابر ہوگا۔ اس کے بعد بقیہ دن تمہارے عام دنوں کے برابر ہوں گے ہم نے پوچھا جو دن ایک سال کے برابر ہوگا اس دن میں ہم کو ایک ہی دن کی نمازیں ادا کرنی کافی ہونگی

باقی بر صفحہ ۱۵۹

گر ہمیں لگ جائے تو ظہر کا پتہ ملنا بھی مشکل ہے صبح کی نماز کا تو کہنا ہی کیا ہے پس بہت ممکن ہے کہ اس سب سے بڑے فتنے کے ظہور کے وقت جس طرح روحانیت کا عالم تاریک در تاریک ہوگا اسی طرح عالم عنصریات بھی گرد و غبار اور ابر و باراں کی وجہ سے اتنا کدر اور تاریک ہو جائے کہ صحیح طور پر یہ اندازہ ہی ممکن نہ رہے کہ رات کب ختم ہوئی اور دن کب آیا۔ اور تھوڑے بہت فرق کے ساتھ فضائے عالم یکساں نظر آنے لگے ان حالات میں اس کے سوا اور کیا صورت ہوگی کہ اوقات نماز کا صرف ایک اندازہ

Marfat.com

فِي الْاَرْضِ قَالَ اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا - يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ
وَسَائِرُ اَيَّامِهٖ كَاَيَّامِكُمْ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ
كَسَنَةٍ اَتَكْفِيْنَا فِيْهِ صَلٰوةُ يَوْمٍ قَالَ لَا اقْدِرُوْا لَهٗ قَدْرَهٗ قُلْنَا
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا اَسْرَعُهٗ فِي الْاَرْضِ قَالَ كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ
الرِّيْحُ فَيَاْتِيْ عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوْهُمْ

فرمایا نہیں بلکہ ایک دن کی برابر نمازوں کا اندازہ کرکے نمازیں ادا کرتے رہنا ہم نے پوچھا وہ کس رفتار سے زمین پر گھومے گا۔ فرمایا اس تیز رفتار بادل کی طرح جس کو پیچھے سے ہوا اڑائے لا رہی ہو وہ کچھ لوگوں کے پاس آکر ان کو اپنی خدائی پر ایمان لانے کی دعوت دے گا۔ وہ اس پر ایمان لے آئیں گے وہ خوش ہو کر

باقی بر صفحہ ۱۹۰۱

سلسلہ نمبر ۱۲۶۸

رکھا جائے رہا گھڑیوں کا سوال تو گھڑیاں موجود ہیں مگر سب جانتے ہیں کہ خاص عرب میں نمازوں کا تعلق اب بھی آفتاب کے طلوع و غروب ہی کے ساتھ ہے یعنی غروب آفتاب پر یہاں سب گھڑیوں میں ۱۲ بجا دیئے جاتے ہیں اس وجہ سے تمام سال میں یہاں مغرب و عشاء کا وقت کبھی نہیں بدلتا یعنی مغرب ہمیشہ ۱۲ بجے اور اس کے بعد عشاء ہمیشہ ڈیڑھ بجے کے قریب ہوتی ہے اور اس لئے روزمرہ غروب آفتاب کے ساتھ ساتھ گھڑی کو بھی موسموں کے لحاظ سے آگے پیچھے کرنا پڑتا ہے دوسرے شہروں میں تاریخ کی تبدیلی

(باقی آئندہ)

Marfat.com

فَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَجِيْبُوْنَ لَهٗ فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ وَالْأَرْضَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًى وَأَسْبَغَهُ ضُرُوْعًا وَأَمَدَّهُ خَوَاصِرَ ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوْهُمْ فَيَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ قَوْلَهٗ فَيَنْصَرِفُ

سلسلہ ترجمہ حدیث ۱۲۶۵

آسمان کو بارش کا حکم دیگا فوراً بارش آجائے گی اور زمین کو حکم دے گا اسی وقت وہ سبزہ زار ہو جائے گی اور شام کو جب حیوانات چراگاہوں سے چر کر واپس ہوں گے تو ان کے اونٹوں کے کوہان پہلے سے زیادہ لمبے لمبے ان کے تھن پہلے سے زیادہ دودھ سے لبریز اور انکی کوکھیں پہلے سے زیادہ تنی ہوئی ہونگی اس کے بعد وہ کچھ اور لوگوں کے پاس جائے گا اور ان کو بھی اپنی خدائی کی دعوت دے گا مگر وہ اس کو نہ مانیں گے جب وہ ان کے پاس سے واپس ہوگا تو یہ

باقی صفحہ ۱۷۱

سلسلہ نوٹ ۱۲۶۵

نصف شب کے بعد ہوتی ہے یہاں ہمیں اس پر گفتگو کرنی نہیں ہے کہ ان دونوں نظاموں میں کونسا نظام معقول اور بہتر ہے کہنا صرف یہ ہے کہ چونکہ موجودہ عقول کے سامنے مادی ہر مشکل مشکل ہے لیکن اس کے مقابلہ میں صحیح سے صحیح حدیثوں کا انکار یا تاویل کوئی مشکل نہیں اس لئے دماغوں میں یہ سوال گذر سکتا ہے کہ گھڑیوں کے بعد نمازوں کے اوقات

Marfat.com

عَنْهُمْ فَيَصِيبُهُمْ مَمْحَلِينَ لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ مِنْ شَيْءٍ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُولُ لَهَا أَخْرِجِي كُنُوزَكِ فَتَتْبَعُهُ كُنُوزُهَا

سلسلہ ترجمہ حدیث ۱۲۶۹

بیچارے سب قحط میں مبتلا ہو جائیں گے اور ان کے قبضہ میں کوئی مال نہ رہیگا (سب دجال کے ساتھ چلا جائے گا) پھر وہ ایک شور زمین سے گذریگا اور اسکو

باقی صفحہ ۱۶۲

اب کوئی مشکل نہیں ہو سکتی[1]

اس کے علاوہ حدیث مذکور میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی بھی کچھ تفصیلات

باقی صفحہ ۱۶۲

---

[1] اس تفصیل میں اسوقت ہم جانا پسند نہیں کرتے کہ جس زمانہ میں ان معلومات کا تصور بھی دماغوں میں موجود نہ ہو اس میں ایک امی قوم کے سامنے ان جدید آلات کا تذکرہ کرنا ایک سیدھی بات کے سمجھنے میں کتنی مشکلات کا باعث بن سکتا تھا غالباً اسی مصلحت سے یاجوج وماجوج کے خاص آلات حرب کے نام بھی تذکرہ میں نہ آئے ہوں پھر یہ کسکو خبر ہے کہ ایٹمی طاقتوں کے استعمال کے نتیجہ میں آئندہ قوانین جنگ میں آلات حرب کی اجازت کس حد تک رہ جائیگی بہرحال جب مستقبل حوادث کے متعلق یہ تفصیلات حدیث میں نہیں آئیں تو صرف اپنے دماغی سوال وجواب سے ان ثابت شدہ تفصیلات کا انکار کرنا کسیطرح مناسب معلوم نہیں ہوتا جو صحیح طریقہ سے معرض بیان میں آچکی ہیں ۱۲

Marfat.com

كَيْفَا سِيْبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُوْهُمْ رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ
فَيَقْطَعُهُ جُزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوْهُ فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ
وَيَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ

یہ حکم دے گا "اپنے تمام خزانے باہر اگل دے" وہ سب کے سب اس کے پیچھے
پیچھے اسطرح ہو لینگے جیسے مکھیوں کے سردار کے پیچھے پیچھے سب مکھیاں ہو جاتی
ہیں اس کے بعد ایک شخص کو بلائے گا جو اپنے پورے شباب پر ہو گا اور تلوار سے
اس کے دو ٹکڑے کر کے اتنی دور پھینک دے گا جتنا تیر انداز اور اس کے
نشانہ لگانے کی جگہ کے درمیان فاصلہ ہوتا ہے پھر اس کو آواز دے کر بلائے
گا وہ ہنستا کھلکھلاتا چلا جائے گا۔ ادھر وہ یہ شعبدہ بازیاں دکھلا رہا ہو گا ادھر اللہ
تعالیٰ عیسیٰ بن مریم کو بھیجے گا وہ دمشق کے مشرقی سفید مینارہ پر اتریں گے اور دو

باقی صفحہ ۱۶۳

مذکور ہیں ان کو خالی الذہن ہو کر بار بار پڑھیں پھر یہ سوچیں کہ عربی زبان کے مطابق کیا
ان تفصیلات میں کسی مجاز و استعارہ کا ارادہ کیا گیا ہے۔ ہم کو مجاز و استعارہ سے
انکار نہیں مگر آپ کو بھی حقیقت سے انکار نہ ہونا چاہیئے اگر سیاق کلام سے یہ واضح

Marfat.com

عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُوذَتَيْنِ وَاضِعًا
كَفَّيْهِ عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ
مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيحَ نَفَسِهِ إِلَّا مَاتَ وَنَفَسُهُ

سلسلہ ترجمہ حدیث ۱۲۶۸

زرد زعفرانی رنگ کی چادریں اوڑھے ہوئے دو فرشتوں کے بازوؤں پر اپنے دونوں ہاتھ رکھے ہوئے ہوں گے سر جھکائیں گے تو پانی کے قطرے ٹپکتے معلوم ہونگے اور جب اٹھائیں گے تو ان سے چاندی کے موتی گرتے محسوس ہوں گے جس کافر کو ان کی سانس لگ جائیگی وہ زندہ نہ رہ سکے گا اور جہاں تک انکی نظر کام کرے گی وہاں تک اُن کی سانس کا اثر بھی پہنچے گا وہ دجال کا پیچھا کریں گے

باقی بر صفحہ ۱۶۴

ترجمہ نوٹ ۱۲۶۸

ہو رہا ہے کہ یہاں متکلم نے یقیناً استعارہ و مجاز سے کام نہیں لیا تو بے وجہ کھینچ کھینچ کر ایک حقیقت کو استعارہ و مجاز کا لباس پہنانا لاحاصل ہے۔

ابھی آپ حضرت ابن عباسؓ سے روایت پڑھ چکے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب آسمان پر اٹھائے گئے تھے تو اس وقت ان کے بالوں سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے یہ کرشمۂ قدرت ہے کہ جب وہ نازل ہوں گے تو اس وقت بھی یونہی ٹپک

يَنْتَهِي إِلَى حَيْثُ يَنْتَهِي طَرْفُهُ فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ
ثُمَّ يَأْتِي عِيسَى قَوْمًا قَدْ عَصَمَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوهِهِمْ وَ
يُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ أَوْحَى اللّٰهُ إِلَى
عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِي لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ

سلسلہ ترجمہ حدیث ۱۲۶۸

اور باب لد (بیت مقدس میں ایک مقام ہے) پر اس کو پکڑ لیں گے اور یہاں اس کو قتل کر دیں گے۔ اس کے قتل سے فارغ ہو کر عیسیٰ علیہ السلام پھر ان لوگوں کے پاس آئینگے جو اس کے فتنے سے بچ رہے ہوں گے اور ان کو تسلی و تشفی دیں گے اور جنت میں ان کے مراتب کا حال بیان فرمائیں گے۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام پر وحی آئے گی کہ اب میری ایک ایسی مخلوق نکلنے والی ہے جس کے مقابلہ کی کسی میں طاقت نہیں لہذا میرے بندوں کو کوہ طور

باقی بر صفحہ ۱۶۶

سلسلہ ذیل ۱۲۶۸

کہ ان کے بالوں سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہیں گویا وہ غسل کر کے ایک دروازے سے نکلے تھے اور پانی خشک ہونے سے پہلے اب دوسرے دروازے سے داخل ہو رہے ہیں جس عالم میں نہ دن ہو نہ رات نہ سردی ہو نہ گرمی اور نہ صحت ہو نہ مرض پھر اس عالم میں اگر پانی کے یہ قطرے بھی کسی تغیر سے محفوظ رہیں تو کوئی تعجب کی بات

Marfat.com

فَحَرِّزْ عِبَادِيْ اِلَى الطُّوْرِ وَيَبْعَثُ اللّٰهُ يَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُوْنَ فَيَمُرُّ اَوَائِلُهُمْ عَلٰى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُوْنَ مَا فِيْهَا وَيَمُرُّ اٰخِرُهُمْ فَيَقُوْلُوْنَ لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهٖ مَرَّةً وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى (۴۴)

کی طرف لے جاکر جمع کردو۔ پھر یاجوج وماجوج ہر پست زمین سے نکل پڑینگے پہلے ان کا گذر طبریہ کے (مقام کا نام ہے) پانی پر ہوگا وہ اسکو پی کر اس طرح ختم کر دینگے کہ جب انکا آخری گروہ ادھر سے گذرے گا تو یوں کہے گا "یہاں پانی تھا" پھر بیت مقدس کے خمر پہاڑ پر پہونچینگے اور اپنی قوت کے گھمنڈ میں کہیں گے ہم زمین والوں کو تو ختم

باقی بر صفحہ ۱۶۶

سلسلہ نوٹ ۱۲۶ ۸

نہیں ہے۔

پھر جس خدا تعالیٰ میں یہ قدرت ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے سانس کو پرندوں کی زندگی کا سبب بنادے اس میں یہ طاقت کیوں نہیں کہ اسی سانس کو وہ دجال کے حق میں ستم قاتل قرار دیدے۔ اسی طرح یہ بھی اس کی حکمت ہے کہ دجال جیسی قوت کو وہ ان کے صرف ایک اشارہ سے ہلاک کردے اور دوسری طرف یاجوج وماجوج کے مقابلہ سے عاجز بناکر طور کی گوشہ نشینی پر مجبور کردے تاکہ ایک طرف دنیا کو یہ واضح

باقی بر صفحہ ۱۶۶

Marfat.com

عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰى يَكُوْنَ رَاْسُ الثَّوْرِ لِاَحَدِهِمْ خَيْرًا
مِّنْ مِّائَةِ دِيْنَارٍ لِاَحَدِكُمُ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ
وَاَصْحَابُهٗ فَيُرْسِلُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِيْ رِقَابِهِمْ فَيَصْبَحُوْنَ فَرْسٰى

سلسلہ ترجمہ حدیث ۱۲۶۸

کہ پہلے تو آواب آسمان والوں کا بھی کام تمام کر دیں اور اپنے تیر آسمان کی طرف
پھینکیں گے قدرت ان کے تیروں کو خون آلود کر کے واپس کر دے گی ادھر
حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی جماعت کوہ طور میں محصور رہو گی یہاں تک
کہ بیل کا ایک سر اتنا قیمتی ہو جائے گا جیسا آج تمہارے نزدیک سو دینار ہیں
اس تنگی کی حالت میں عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی جماعت ملکر اللہ تعالیٰ کی طرف
متوجہ ہو گی ان دعا سے ان کی گردنوں میں پھوڑے نکل آئیں گے اور وہ سب کے

باقی بر صفحہ ۱۶۷

ہو جائے کہ جس پر دعوئی الوہیت کی تہمت لگائی گئی تھی وہ تو مدعی الوہیت کا قاتل ہے
اور دوسری طرف یہ بھی واضح ہو جائے کہ جس نے ایک مدعی الوہیت کو قتل کیا ہے
وہ خود خدا نہیں وہ تو ایک بیچارہ بشر ہے اور اسطرح طاقت و ضعف کے ان نمونوں
مظاہروں میں اصل خدائے قہار ہی کی طاقت کا جلوہ نظر آئے

باقی بر صفحہ ۱۶۷

Marfat.com

كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَصْحَابُهُ
اِلَى الْاَرْضِ فَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ مِثْلِ الْاَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ اِلَّا مَلَاَهُ
زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَصْحَابُهُ اِلَى
اللّٰهِ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ طَيْرًا كَاَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ

سلسلہ ترجمہ حدیث ۱۲۶۸

سب چشم زدن میں اس طرح پھول پھٹ کر مر جائینگے جیسا ایک آدمی مرتا ہے جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کوہ طور سے واپس آئیں گے تو زمین پر کہیں بالشت بھر جگہ نہ ہوگی جہاں ان کے سڑے ہوئے گوشت کی بدبو اور چربی کا اثر نہ ہو فیلئے عیسیٰ علیہ السلام اور انکی جماعت پھر اللہ تعالیٰ کے سامنے آہ وزاری کرے گی اسپر اللہ تعالیٰ ایک قسم کا پرندہ بھیجے گا جنکی گردنیں بختی اونٹوں کی طرح لمبی لمبی ہونگی

باقی صفحہ ۱۶۸

تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ کفر و طغیان کی طاقتوں کو قدرت نے پہلے ہی قدم پر سزا نہیں دیدی ہے بلکہ استدراج و امہال کا قانون برابر ان کے ساتھ جاری رہا ہے فرعون و نمرود شداد و ہامان کی داستانیں پڑھ لو تمکو ثابت ہوگا کہ جب کفر و طغیان اپنی پوری طاقت کو پہنچ چکا ہے تو اس کے ساتھ پاداش عمل کے قانون نے انکو

باقی بر صفحہ ۱۶۸

ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا لَا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ فَيَغْسِلُ الْاَرْضَ
حَتّٰى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ ثُمَّ يُقَالُ لِلْاَرْضِ اَنْبِتِي ثَمَرَتَكِ وَرُدِّي
بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ تَاْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ وَيَسْتَظِلُّوْنَ

سلسلہ ترجمہ حدیث ۱۲۶۸

وہ ان کو اُٹھا اٹھا کر جہاں اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا ڈال دیں گے اور ایک روایت میں یہ ہے کہ مقام نہبل میں پھینکدیں گے پھر مسلمان ان کے تیر و کمان اور ترکشوں سے سات سال تک آگ جلاتے رہیں گے اور آسمان سے اس زور کی بارش برسیگی کہ کوئی بستی نہ رہے گی اور جنگل میں کوئی خیمہ نہ بچے گا جس میں بارش نہ ہو یہاں تک کہ تمام زمین میں پانی کی نالیوں کی طرح پانی ہی پانی بہتا ہوگا پھر زمین کو اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا کہ اپنے پھل اور اپنی سب برکتیں ظاہر کردے تو وہ برکت ظاہر ہوگی کہ ایک

باقی برصفحہ آئندہ

پکڑا ہے پھر وہی سنت یہاں یاجوج وماجوج کے ساتھ بھی جاری ہوگی جب وہ آسمان والوں کے قتل سے مطمئن ہو جائیں گے تو پھر ایسے ہی طریقے سے ان کو ہلاک کیا جائے گا جو آسمان والے کی طرف سے ہوگا تاکہ عالم علوی کی شکست کا خواب سب غلط ہو کر رہ جائے۔

Marfat.com

بِقَحْفِهَا وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتّٰى اَنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ رِيْحًا طَيِّبَةً فَتَاْخُذُ هُمْ تَحْتَ اٰبَاطِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوْحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ وَيَبْقٰى

سلسلہ ترجمہ حدیث ۱۲۶۸

انار سے ایک جماعت کا پیٹ بھر جائے گا اور اسکا چھلکا ان کے سایہ کے لئے کافی ہوگا اور اونٹنی کے ایک مرتبہ کے دودھ میں اتنی برکت ہوگی کہ ایک دودھ والی اونٹنی کئی کئی جماعتوں کے لئے کافی ہوگی اور ایک دودھ کی گائے ایک قبیلہ کو اور ایک دودھ کی بکری ایک چھوٹے خاندان کو کافی ہوگی مخلوق خدا اسی فراغت وعیش کی حالت میں ہوگی ایک خوشگوار ہوا چلے گی اور اس سے مسلمان مرد بغلوں میں پھوڑے نکل آویں گے اور ان سب کو موت آجائیگی اور صرف بدترین قسم کے کافر بچ رہیں گے جو گدھوں کی طرح منظر عام پر زنا کرتے پھرینگے ان ہی پر

باقی بر صفحہ ۱۶۷

سلسلہ نوٹ ۱۲۶۸

پھر دنیا کے خاتمہ پر وہی ایک دین رہ جائے گا جو حضرت آدم علیہ السلام کے دور سے شروع ہوا تھا اور آسمان وزمین کی وہی برکتیں ظاہر ہوں گی جو ان کے دور میں ظاہر ہو چکی ہیں۔ اور اس طرح سے اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ کا دوسرا نقشہ بھی

باقی بر صفحہ ۱۷۰

شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ فِيهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ

رواہ مسلم ص۴۰۲ ج۲۔ وابوداؤد ص۱۳۵ ج۲۔ ولفظ ثم ینزل عیسی بن مریم عند المنارۃ البیضاء شرقی دمشق الحدیث والترمزی ص۴۷ ج۲ وعزاہ فی الکنز ص۳۶۵ ج۱۷ لابن عساکر وفی لفظ انحط عیسی ابن مریم احمد فی مسندہ ص۱۸۱ و ص۱۸۲ ج۱۔

سلسلہ ترجمہ حدیث ۱۲۶۸

قیامت قائم ہوگی۔ (مسلم شریف)

اس روایت میں جو حصہ مقام نہیل کے بعد سے سات سال تک تیر و کمان چلائے گا ہے وہ امام ترمذیؒ کا روایت کردہ ہے۔

آنکھوں کے سامنے ہوگا۔ حق تعالیٰ نے کن حکمتوں سے عالم کو بچھایا، کن حکمتوں سے اس کو پھیلایا، پھر کن حکمتوں سے اس کو سمیٹے گا یہ خود وہی جانتا ہے ہم بے وجہ ہر جگہ ان کے سمجھنے کے لئے اپنی ٹانگ اڑاتے ہیں ؎

دریا محیط خویش موجے دارد
خس پندارد کہ ایں کشاکش تا کیست

Marfat.com

۱۲۶۹ - عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ

شب معراج میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ تذکرہ کرنا کہ قیامت کی آمد کا صحیح وقت انکو بھی معلوم نہیں مگر صرف یہ معلوم ہے کہ اس سے پہلے انکو دجال کو قتل کرنا ہے اس ضمن میں انہوں نے امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اصلاح کا ایک حرف بھی ذکر نہیں فرمایا کیونکہ خدمت در اصل خود اس امت ہی کے ایک شخص کے متعلق ہوگی اس کے بعد پھر عیسیٰ علیہ السلام

کی طرف منتقل ہو جائے گی

۱۲۶۹ - ابن مسعودؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے شب معراج

باقی صفحہ ۱۷۲

لَقِيْتُ لَيْلَةَ اُسْرِیَ بِیْ اِبْرَاهِیْمَ وَمُوْسٰی وَعِیْسٰی قَالَ فَتَذَاکَرُوْا اَمْرَ السَّاعَةِ فَرَدُّوْا اَمْرَهُمْ اِلٰی اِبْرَاهِیْمَ فَقَالَ لَا عِلْمَ لِیْ بِهَا فَرَدُّوْا الْاَمْرَ اِلٰی مُوْسٰی فَقَالَ لَا عِلْمَ لِیْ بِهَا فَرَدُّوْا الْاَمْرَ اِلٰی عِیْسٰی۔

کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت ابراہیم و موسیٰ اور عیسیٰ (علیہم السلام) سے بھی میری ملاقات ہوئی تھی انہوں نے باہم قیامت کا ذکر چھیڑا آخر فیصلہ کے لئے انہوں نے حضرت ابراہیمؑ کے سامنے معاملہ پیش کیا۔ انہوں نے فرمایا مجھکو تو اس کے صحیح وقت کی کچھ معلومات نہیں پھر معاملہ موسیٰ علیہ السلام کے سامنے آیا انہوں نے بھی اپنی لاعلمی کا اظہار فرمایا جب عیسیٰ علیہ السلام کے سامنے معاملہ آیا تو انہوں نے

۱۲۶۹ - دیکھئے یہاں جب قیامت کا تذکرہ آیا اور جواب کی نوبت حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر آئی تو انہوں نے اپنی لاعلمی کے ساتھ ساتھ فوراً اسی بات کا تذکرہ فرمایا جو قیامت کے ساتھ یقین کے اسی درجہ میں ہے یعنی ان کا پھر تشریف لانا اور دجال کو قتل کرنا احادیث میں کہیں یہ معلوم نہیں ہوتا کہ ان کے تشریف لانے کا اصل مقصد اس اُمت کی اصلاح ہوگی تاکہ یہ سوال پیدا ہو کہ اس اُمت کی اصلاح کے لئے اسرائیلی رسول کی آمد میں اس امت کی کسر شان ہے۔

Marfat.com

فَقَالَ اَمَّا وَجَبْتُهَا فَلَا يَعْلَمُ بِهَا اَحَدٌ اِلَّا اللّٰهُ تَعَالٰی۔ ذَالِكَ وَفِيْمَا عَهِدَ اِلٰی رَبِّیْ عَزَّ وَجَلَّ اَنَّ الدَّجَّالَ خَارِجٌ قَالَ وَمَعِیْ قَضِيْبَانِ فَاِذَا رَاٰنِیْ ذَابَ كَمَا يَذُوْبُ الرَّصَاصُ قَالَ فَيُهْلِكُهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی

سلسلہ ترجمہ حدیث ۱۲۶۹!

فرمایا قیامت کے آنے کا ٹھیک وقت تو بجز ایک ذات اللہ تعالیٰ کے اور کسی کو بھی نہیں ہے ہاں صرف اتنی بات میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ فرمایا ہے کہ دجّال نکلے گا اور میرے ساتھ دو شاخیں ہوں گی اور جب اس کی نظر مجھ پر پڑیگی تو وہ اسطرح پگھل جائے گا جیسا سیسہ (آگ میں) پگھل جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسکو ہلاک کر دے گا۔ پھر یہ نوبت آجائے گی کہ درخت اور پتھر آوازیں دے دے کر کہیں گے او مسلمان! دیکھ یہ میرے پیچھے کافر چھپا ہوا ہے لپک کر آ اور اسکا بھی خاتمہ کر آخر سب کافر ہلاک ہو جائیں گے جب سب لوگ اپنے اپنے شہر اور وطن کو واپس ہوں گے تو اس وقت یاجوج وماجوج کی قوم کا حملہ ہوگا اور وہ ہر پست زمین سے

باقی صفحہ ۱۷۴

سلسلہ نمبر ۱۲۷۰

حالانکہ یہ سوال ہی جاہلانہ سوال ہے ہم آج بھی خدا تعالیٰ کے سب رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں اور ہمارے لئے نہ صرف یہ کہ یہ موجب شرف ہے بلکہ مدار نجات ہے تو پھر اگر کوئی رسول آکر

باقی بر صفحہ ۱۷۴

Marfat.com

حَتّٰی اَنَّ الْجُمَّارَ وَالشَّجَرَ یَقُوْلُ یَا مُسْلِمُ اِنَّ تَحْتِیْ کَافِرًا فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ
قَالَ فَیُهْلِکُهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی ثُمَّ یَرْجِعُ النَّاسُ اِلٰی بِلَادِهِمْ وَاَوْطَانِهِمْ
قَالَ فَعِنْدَ ذٰلِکَ یَخْرُجُ یَاجُوْجُ وَمَاجُوْجُ وَهُمْ مِنْ کُلِّ
حَدَبٍ یَنْسِلُوْنَ فَیَمُرُّوْنَ بِبِلَادِهِمْ لَا یَاْتُوْنَ عَلٰی شَیْءٍ اِلَّا اَهْلَکُوْهُ
وَلَا یَمُرُّوْنَ عَلٰی مَاءٍ اِلَّا شَرِبُوْهُ ثُمَّ یَرْجِعُ النَّاسُ اِلَیَّ فَیَشْکُوْنَهُمْ
فَاَدْعُوْا عَلَیْهِمْ فَیُهْلِکُهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی وَیُمِیْتُهُمْ حَتّٰی تَجْوَی الْاَرْضُ مِنْ
نَتْنِ رِیْحِهِمْ قَالَ فَیُنْزِلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمَطَرَ فَتَجْرُفُ اَجْسَادَهُمْ حَتّٰی یَقْذِفَهُمْ فِی الْبَحْرِ
یَعْنِیْ ابْنَ هَارُوْنَ ثُمَّ تُنْسَفُ الْجِبَالُ وَتُمَدُّ الْاَرْضُ مَدَّ الْاَدِیْمِ
ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی حَدِیْثِ هُشَیْمٍ - قَالَ فَفِیْمَا عَهِدَ اِلَیَّ رَبِّیْ عَزَّ وَجَلَّ

سلسلہ ترجمہ حدیث ۱۲۰۹

نکل نکلکر کھجر پڑیں گے۔ بستیوں میں گھس جائیں گے جس جس چیز پر بھی ان کا گذر ہوگا اس کو برباد کر ڈالیں گے اور جس پانی پر سے گذریں گے وہ سب پی کر ختم کردیں گے آخر لوگ شکایت لے کر میرے پاس آئیں گے میں ان پر بددعا

باقی بر صفحہ ۱۷۵

ہماری اصلاح کرتا ہے تو ہمارے لئے اس میں کس شان کی بات کیا ہے ہاں اگر کہیں سونا

باقی بر صفحہ ۱۷۵

Marfat.com

إِنَّ ذَالِكَ إِذَا كَانَ كَذَالِكَ فَإِنَّ السَّاعَةَ كَالْحَامِلِ الْمُتِمِّ الَّتِي لَا يَدْرِي أَهْلُهَا مَتَى تَفْجَؤُهُمْ بِوِلَادِهَا لَيْلًا أَوْ نَهَارًا - رواه احمد فی مسندہ ص۳۷۵ ج۱ والحاکم فی المستدرک وقال صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ ووافقہ الذہبی فی ذالک فی التلخیص و اقر الحافظ فی الفتح من نزول عیسٰی علیہ السلام - واخرجہ ابن ماجہ

سلسلہ ترجمہ حدیث ۱۲۶۹

اللہ تعالیٰ میری بددعا سے سب کو ہلاک کر دے گا اور وہ سب مر جائیں گے تمام زمین ان کی بدبو سے سڑ جائے گی - پھر اللہ تعالیٰ بارش نازل فرمائے گا جو ان کی نعشوں کو بہا کر سمندر میں ڈال دیگی راوی کہتا ہے کہ اس مقام پر میرے والد نے کچھ فرمایا تھا وہ لفظ میری سمجھ میں نہ آیا مگر اس قدر "کالحامل" کا لفظ منہ میں آیا - یزید بن ہارون راوی کہتا ہے پوری بات یہ تھی کہ پھر پہاڑ دھنس دیئے جائیں گے اور زمین جانور کے چمڑے کی طرح پھیلا کر سب یکساں کر دی جائیگی

باقی صفحہ آئندہ

سلسلہ نوٹ ۱۲۲۹

کی آمد سے ہمارے رشتۂ امت پر زد پڑتی ہے اور وہ ہم کو دوسری امت بنانا چاہتا ہے تو اس میں صرف ہماری کسرشان نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ کی کسرشان

Marfat.com

وابن ابی شیبہ وابن جزیر المنذر وابن مردویہ والبیہقی

کذا فی الدر المنثور ص۳۳۶ ج ۴ -

سلسلہ ترجمہ حدیث ۱۳۶۹

اس کے بعد پھر اصل حدیث بیان فرمائی کہ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اور منجملہ ان باتوں کے جو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمائی ہیں یہ ہے کہ جب ایسا ہو تو پھر قیامت اتنی نزدیک سمجھنا چاہئے جیسا وہ گابھن جانور جس کے بچے کی پیدائش کی مدت پوری ہو چکی ہو اور اس کے مالک ہر وقت اس انتظار میں ہوں کہ دن رات میں نہ معلوم کب بچہ پیدا ہو جائے۔

سلسلہ نمبر ۱۳۶۹

بھی ہے۔ والعیاذ باللہ -

Marfat.com

۱۲۷۰ - عَنْ اَبِی اُمَامَةَ الْبَاهِلِی فِی حَدِیْثٍ طَوِیْلٍ مِنْ ذِکْرِ الدَّجَّال فَقَالَتْ اُمُّ فَتَاةَ لِمَ اُبِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَیْنَ الْعَرَبُ یَوْمَئِذٍ قَالَ الْعَرَبُ یَوْمَئِذٍ قَلِیْلٌ وَجُلُّهُمْ بِبَیْتِ الْمُقَدَّسِ وَ اِمَامُهُمْ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں سے نماز میں حضرت دجال کو قتل کرنا

۱۲۷۰ - ابو امامہ باہلی دجال کی ایک طویل حدیث میں نقل کرتے ہیں کہ ام شریک نے کہا یا رسول اللہ اس دن (یعنی دجال کے زمانہ میں) عرب کہاں چلے جائیں گے (کہ مسلمانوں کا یہ ابتر حال ہو جائے گا) فرمایا اس وقت عرب بہت کم رہ

باقی بر صفحہ ۱۷۸

۱۲۷۰ - سبحان اللہ! جس شخصیت عظمیٰ کی برکات یہ ہوں وہ یقیناً کوئی معمولی انسان نہیں ہو سکتا ضرور وہ کوئی خدا تعالیٰ کا قدوس نبی ہونا چاہئے اور یقیناً وہ کوئی ایسا ہی رسول ہونا چاہئے جس کے سب سے بڑے دشمن یہود ٹھہر چکے ہوں اور جس کے جھوٹے قتل کے

باقی بر صفحہ ۱۷۸

رَجُلٌ صَالِحٌ فَبَيْنَمَا اِمَامُهُمْ قَدْ تَقَدَّمَ يُصَلِّي بِهِمُ الصُّبْحَ اِذَا
نَزَلَ عَلَيْهِمْ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ الصُّبْحَ فَرَجَعَ ذَالِكَ الْاِمَامُ يَنْكُصُ
يَمْشِي الْقَهْقَرٰى لِيُقَدِّمَ عِيسٰى لِيُصَلِّيَ فَيَضَعُ عِيسٰى يَدَهٗ بَيْنَ كَتِفَيْهِ

جائیں گے اور اکثر وہ بیت مقدس میں ہوں گے اور اس وقت ان کا امام ایک نیک شخص ہوگا۔ اس اثناء میں کہ یہ امام صبح کی نماز پڑھانے آگے بڑھ چکا ہوگا کہ دفعتاً عیسٰی علیہ السّلام اتر آئیں گے یہ ان کو دیکھ کر مصلی سے پچھلے پیروں لٹے ہٹ آئیں گے تاکہ عیسٰی علیہ السّلام کو نماز پڑھانے کے لئے آگے بڑھائیں تو عیسٰی علیہ السّلام (شفقت کے انداز میں) اس کے کاندھوں پر ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے

باقی بر صفحہ آئندہ

گھنڈ میں ایک بار وہ ملعون ٹپر چکے ہوں دوسری بار اسی کے ہاتھ سب موت کے گھاٹ اتار دئے جائیں۔ انبیاء علیہم السّلام سے عداوت اور بغاوت کا نتیجہ کبھی اچھا نہیں نکل سکتا۔ اس بدفعلت کی بدولت پہلے وہ نبوت سے محروم کر دئے گئے تھے اور آخر میں صفحۂ ہستی سے نیست و نابود کر دئے جائیں گے بے شک جو قوم حضرت عیسٰی علیہ السّلام کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسے رافت و رحمت والے رسول کے ساتھ

باقی بر صفحہ آئندہ

Marfat.com

ثُمَّ يَقُوْلُ لَهٗ تَقَدَّمْ فَيُحْسِنُ فَاِنَّهَا لَكَ اُقِيْمَتْ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ اِمَامُهُمْ فَاِذَا انْصَرَفَ قَالَ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ افْتَحُوا الْبَابَ فَيُفْتَحُ وَرَاءَهُ الدَّجَّالُ وَمَعَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ يَهُوْدِيٍّ كُلُّهُمْ ذُوْ سَيْفٍ مُحَلًّى وَتَاجٍ فَاِذَا نَظَرَ اِلَيْهِ الدَّجَّالُ ذَابَ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ وَيَنْطَلِقُ هَارِبًا وَيَقُوْلُ عِيْسٰى اَنَّ لِيْ فِيْكَ ضَرْبَةً لَنْ تَسْبِقَنِيْ بِهَا فَيُدْرِكُهٗ

آگے بڑھو اور تم ہی نماز پڑھاؤ کیوں کہ اس نماز کی اقامت تو تمہارے ہی نام سے کہی گئی ہے۔ چنانچہ یہ نماز تو یہی امام پڑھائیں گے نماز سے فراغت کے بعد عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے دروازہ کھولو دروازہ کھولا جائے گا ادھر دجال نکل پکا ہوگا اس کے ہمراہ ستر ہزار یہودی ہوں گے ہر ایک کے پاس مزین تلوار اور سر پر

باقی بر صفحہ آئندہ

بھی اپنا طریق کار نہ بدلے۔ ان کی وجہ سے دنیا کو پاک کرنے ہی میں انسانیت کی فلاح ہے رَبِّ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا۔

شاید موجودہ زمانہ میں اطراف عالم سے سمٹ سمٹ کر ان کا ایک جگہ جمع ہونا اسی قومی استیصال کے لئے پیش خیمہ ہو۔ حدیث مذکور سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ

Marfat.com

عِنْدَ بَابِ اللّٰدِ الشَّرْقِيِّ فَيَقْتُلُهُ فَيُهْزِمُ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ الٰی قَوْلِهٖ
وَيَتْرُكُ الصَّدَقَةَ فَلَا يُسْعٰی عَلٰی شَاةٍ وَلَا عَلٰی بَعِيْرٍ وَتُرْفَعُ الشَّحْنَاءُ
وَالتَّبَاغُضُ وَتُنْزَعُ حُمَةُ كُلِّ ذَاتِ حُمَةٍ حَتّٰی يُدْخِلَ الْوَلِيْدَةُ
يَدَهٗ فِی الْحَيَّةِ فَلَا تَضُرُّهٗ وَتَفِرُّ الْوَلِيْدَةُ الْاَسَدَ فَلَا يَضُرُّهَا وَيَكُوْنُ
الذِّئْبُ فِی الْغَنَمِ كَاَنَّهٗ كَلْبُهَا وَتُمْلَاُ الْاَرْضُ مِنَ السِّلْمِ كَمَا يُمْلَاُ الْاِنَاءُ

سلسلہ حدیث ۱۲۷۰

طیلسان ہوگا جب دجال کی نظر عیسٰی علیہ السّلام پر پڑے گی تو وہ نمک کی طرح پگھل جائے گا۔ اور بھاگنے لگے گا عیسٰی علیہ السّلام فرمائیں گے میرے لئے تیرے نام کی ایک ضرب مقدر ہو چکی ہے اس سے بچ کر تو مجھ سے کہاں نکل سکتا ہے آخر اسکو باب اللّٰہ الشرقی پر پکڑ لیں گے اور اسکو قتل کر دینگے اور اللہ تعالٰی سب یہودیوں کو شکست دیگا اسوقت مال کی اتنی کثرت ہو جائیگی کہ صدقہ دینے کیلئے کوئی فقیر نہ ملیگا لہٰذا

باقی صفحہ ۱۸۱

سلسلہ نمبر ۱۷۰

علیہ السّلام کی تشریف آوری کا اہم مقصد دجال کا قتل کرنا ہے اور چونکہ اس کا مقابلہ براہ راست انبیاء علیہم السّلام کے ساتھ ہے اسی لئے ہر نبی نے اس کی آمد سے اپنی اُمت کو ڈرایا ہے اس لئے ضروری ہوا کہ اس کے قتل کے لئے خدا تعالٰی کے

باقی برصفحہ ۱۸۱

من الماءِ وتكونَ الكِلمةُ واحِدةً فلا يُعبدُ إلاّ اللهُ تعالىٰ۔ الحديث
اخرجه ابوداود وابن ماجه ص۳۰۵ واللفظ له ورواه ابن حبان
وابن خزيمة فى صحيحهما والضياء فى المختارة نقله كذالك فى شرح
الزرقانى صفحہ ۵۳ من ذكر المعارج

بیت المال کی طرف سے کوئی شخص نہ بکری وصول کرنے والا رہے گا اور نہ اونٹ وصول کرنے والا اور بغض وکینہ سب دلوں سے نکل جائے گا اور تمام زہریلے جانوروں کے ڈنک بیکار ہو جائیں گے یہانتک کہ ایک چھوٹی سی لڑکی سانپ کے سوراخ میں ہاتھ ڈالیگی تو وہ اسکو نہ کاٹیگا درشیر کو دوڑائیں گے تو وہ اسکو کچھ نہ کہے گا اور بکریوں کے ریوڑ میں بھیڑیا اس طرح ساتھ ساتھ پھریگا جیسے ریوڑ کا کتا
باقی برصفحہ آئندہ

سلسلہ نوٹ ۱۳۷۰
رسولوں ہی میں سے کوئی رسول آئے جو چھوٹے چھوٹے دجال اس سے قبل بھی ظاہر ہوتے رہے وہ اسی امت کے ہاتھوں ہلاک ہوتے رہے لیکن جو دجال اعظم الدجاجلہ یعنی سب دجالوں کے آخر میں آئیگا اور خدائی افعال کی شعبدہ بازیاں کریگا اس کے قتل کے لئے ایک نبی ہی کی تشریف آوری ضروری تھی اس صورت میں اس امت کے لئے یہ کتنی بڑی کرامت اور شرافت ہوئی کہ جب اس پر کوئی حملہ ہو تو ان کی ہمدردی کے لئے خدا تعالیٰ کے رسول
باقی برصفحہ آئندہ

Marfat.com

المواهب اللدنیہ زرقانی ص۵۳ من ذکر المعراج

۱۲۷۰ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سلسلہ ترجمہ حدیث ۱۲۷۰

اور زمین مسلمانوں سے اس طرح بھر جائیگی جیسے برتن پانی سے اور صرف ایک خدا کی توحید باقی رہجائیگی اور ایک اللہ تعالیٰ کے سوا کسیکی عبادت نہ ہوگی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری اور اسمیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کی برتری

۱۲۷۱ - جابرؓ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے

سلسلہ نوٹ ۱۲۷۰

پیش قدمی فرمائیں اور وہ بھی بڑی تمناؤں اور بڑے فخر کے ساتھ کیسے تعجب کی بات ہے کہ جس بات میں اس امت کی شرافت تھی اسی کو برعکس اہانت سمجھا جائے۔ ومن لم یجعل اللہ لہ نورًا فما لہ من نور۔

۱۲۷۱ - اس امت کی شرافت اس سے بڑھکر اور کیا ہوگی کہ اس کے رسول کی وفات

سَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِیْ یُقَاتِلُوْنَ عَلَی الْحَقِّ ظَاهِرِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ قَالَ فَیَنْزِلُ عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

ہوئے فرمایا " ہے کہ میری امت میں ایک جماعت ہمیشہ حق کے مقابلہ پر جنگ کرتی رہیگی اور وہ تا قیامت اپنے دشمنوں پر غالب رہیگی اس کے بعد آپ نے فرمایا آخر

پر اتنی طویل مدت گذر جانے پر بھی اس میں ایسے افراد موجود رہیں کہ اسرائیلی سلسلہ کا ایک مقدس رسول آکر بھی اس کی امامت کو برقرار رکھے اور اس کے پیچھے آکر نماز میں اس کی اقتدار کرے اور اس کا اعلان بھی کر ے کہ جس کرامت و شرافت کے تم پہلے مستحق تھے اتنی مدت دراز کے بعد آج بھی تم اسی شرافت و کرامت کے مستحق ہو سوچئے اور ذرا انصاف فرمائیے کہ اگر حضرت عیسٰی علیہ السّلام تشریف لاکر اس طرح اس امت کے پیچھے اقتدار نہ فرماتے تو کیا یہ ثابت ہو سکتا تھا کہ جو امت کل تک خیر امت کہی جاتی تھی آج بھی وہ اپنی اسی شرافت پر باقی ہے یوں تو پہلے نبیوں کے دور میں بھی امت کے افراد لایق سے لایق تر گذرے ہیں مگر آخر کچھ مدت کے بعد ہی ان کا حشر کیا کچھ نہیں ہوگیا جو نبوتوں کے مستحق تھے وہ لعنت کے تحت آگئے یا نہیں لیکن ایک یہ اُمت بھی ہے جسکی شرافت میں اتنی طویل مدت

Marfat.com

فَيَتَوَلُّ اَمِيْرُهُمْ تَعَالٰ فَصَلِّ فَيَقُوْلُ لَا اِنَّ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ

عیسےٰ بن مریم اتریں گے (نماز کا وقت ہوگا) مسلمانوں کا امیر ان سے عرض کریگا

گذرنے پر بھی ذرا فرق نہیں آیا۔

یہ حقیقت اور زیادہ واضح ہو جاتی ہے جب ہم اس طرف بھی نظر کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر آخرت کے وقت بھی ایک نماز کا نقشہ یہی تھا کہ مرض الموت میں آپ نے منصب امامت کو اپنی امت کے سب سے بزرگ صدیق اکبرؓ کے سپرد کر دیا تھا اس درمیان میں ایک ایسا وقت آیا کہ ان کی امامت میں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریف لاکر ان کے پیچھے نماز ادا فرمائی اور درحقیقت یہ اس کا اعلان تھا کہ یہ اُمت اب اس کمال کو پہنچ چکی ہے کہ ایک رسول کی نماز اس کے پیچھے ادا ہو سکتی ہے لہذا اب یہ سمجھ لینا چاہئے کہ رسول کی آمد کا جو مقصد اعظم ہوتا ہے وہ پورا ہو چکا ہے اس لئے رسولوں کے دستور کے مطابق ان کی وفات کا وقت بھی آجائے تو تعجب کی بات نہیں ایک طرف امامت واقتدار کا یہ نقشہ آپ اپنی آنکھوں کے سامنے رکھئے اس کے ہزار سال بعد

Marfat.com

اُمَرَاءُ تَكْرِمَةُ اللّٰهِ عَلٰى هٰذِهِ الْاُمَّةِ۔ رواہ مسلم ص۸۷ واحمد فی

تشریف لائیے اور نماز پڑھا دیجئے۔ وہ فرمائیں گے کہیں ہو سکتا۔ اس

کہیں زیادہ مدتوں کے بعد امامت و اقتدار کا یہ دوسرا نقشہ بھی سامنے رکھئے جو یہاں حدیث میں آپ کے سامنے موجود ہے تو آپ کو بداہتہً ثابت ہو جائے گا کہ جس امت میں پہلی اُمتیں ہلاک ہو ہو کر دنیا سے نیست و نابود ہو چکی ہیں یہ امت اس سے زیادہ مدت گزرنے پر بھی اپنی اسی شرافت و کرامت پر باقی ہے جو کبھی اسکو اپنے عہد کمال میں حاصل تھی۔ اس سے جہاں ایک طرف اس امت کی بزرگی کا ثبوت ملتا ہے اس سے بڑھکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت عظمیٰ اور آپ کے کمالات کا ثبوت ملتا ہے اور یقین کرنا پڑتا ہے کہ آپ حقیقی معنی میں خاتم النبیین ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں بن سکتا کیونکہ جب قیامت تک آپکی اُمت میں اس صفت کے لوگ موجود رہیں گے کہ اگر کوئی قدیم رسول آئے تو بے تکلف وہ ان کے پیچھے نماز ادا کرلے تو اس سے صاف یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ آپ آخری رسول ہیں اور آپکے بعد کسی رسول کی ضرورت باقی نہیں ہے۔ یہ اچھی طرح ذہن نشین رکھنا چاہئے کہ اصل وظائف رسالت و نبوت

Marfat.com

مسندہ ص ۳۴۵/۳ و ص ۳۸۴/۳ ۔

امت کا یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اکرام و اعزاز ہے کہ تم خود ہی ایک دوسرے

خدائی دین کی تاسیس و اشاعت ہے کسی خاص شخص کا قتل کرنا اصل و مالف رسالت میں داخل نہیں ہے خدا تعالیٰ کے بہت سے رسول نبی جو قتل کرنے کی بجائے خود دشمنوں کے ہاتھوں مقتول ہوگئے ہیں مگر کیا یہ کہا جا سکتا ہے کہ انہوں نے وظیفہ نبوت کی ادائیگی میں ذرا سا بھی قصور کیا تھا۔ والعیاذ باللہ پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دجال کو قتل کرنے سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ وہ جدید رسالت کی حیثیت میں تشریف لائیں گے بلکہ یہ خدمت کسی حکمت سے ان کے سپرد کی گئی ہے۔ جیسا کہ بہت سے امور حضرت خضر علیہ السلام کے سپرد ہوئے مگر ان عجائبات سے ان کی رسالت کا کوئی ثبوت نہیں مل سکا چنانچہ آج تک امت میں اختلاف ہے کہ وہ رسول تھے یا نہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بھی بنی اسرائیل کے لئے صاحب شریعت رسول ہونا قرآن کریم سے ثابت ہے اور ان پر ہر امت کو ایمان لانا یہ ان کی رسالت کا حق ہے جو پہلے بھی تھا اور آج بھی ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چونکہ شریعت صرف آپکی شریعت ہے اس لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام

۱۲۷۲ - عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

کے امام و امیر ہو۔ (مسلم شریف)

۱۲۷۲ - عثمان بن ابو العاص روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ

بھی آکر اسی کی اتباع فرمائیں گے بلکہ اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام صاحب توریت بھی آجائیں تو ان کے لئے بھی شریعت یہی شریعت ہوئی اگر کوئی کامل سے کامل رسول کسی بڑی شریعت کا اتباع کرتا ہے تو اس سے اس کی نبوت و رسالت میں ذرہ برابر بھی کوئی فرق پیدا نہیں ہوتا۔ بہت سے انبیاء علیہم السلام گذرے ہیں جنکی اپنی کوئی شریعت نہ تھی لیکن پھر وہ خدا تعالیٰ کے نبی کہلائے۔ پھر جو شریعت کہ سب شرائع کی جامع ہو اگر کوئی رسول اُنہیں کی اتباع کرتا ہے تو اس میں اس کی رسالت کے خلاف کیا بات ہے لہٰذا یہ سوال کتنا نامعقول ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے تو کیا رسالت کی صفت ان سے سلب کرلی جائے گی جی نہیں وہ رسول ہی ہوں گے اور جسطرح اسوقت ہم ان پر ایمان رکھتے ہیں اسی طرح اس وقت بھی ان پر ایمان رکھینگے صرف اتباع شریعت کا مسئلہ ہے تو جب ہر رسول کی اپنی شریعت میں نسخ و منسوخ ہونیسے اس میں کوئی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ (فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَفِيْهِ) وَيَنْزِلُ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ

علیہ وسلم کو یہ فرماتے خود سنا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام فجر کی نماز میں اتریں گے تو اس

فرق نہیں آتا اسی طرح اگر ایک شریعت منسوخ ہو کر دوسری شریعت آجائے تو اس سے بھی اس میں کوئی فرق نہیں آتا۔ اس کے کمالات وہی ہیں اس پر ایمان رکھنا اسی طرح ضروری ہے اور جس شریعت کی وہ دعوت دے اس کا اتباع ہر وقت لازم ہے پس پہلے زمانہ میں ان کی شریعت انجیل تھی اور نزول کے بعد اب ان کے لئے قرآن کریم شریعت ہوگا پہلے جب وہ شریعت انجیل کے داعی تھے اسوقت قرآن کریم نہ تھا اور جب وہ تشریف لائیں گے تو ان سے پہلے انجیل منسوخ ہو چکی ہوگی اور ان کے سامنے قرآنی شریعت ہوگی لہٰذا اب وہ خود بھی اسی کا اتباع فرمائیں گے۔ کسی شریعت کے خاص خاص احکام یا شریعت کے منسوخ ہو جانے سے رسالت کے مسلوب ہونے ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ سوال نہ یہاں پیدا ہوتا ہے اور نہ اس حدیث میں پیدا ہوتا ہے جو موسیٰ علیہ السلام کے متعلق آپ پڑھ چکے ہیں کہ اگر بالفرض وہ آکر آپ کی شریعت کی اتباع کریں تو کیا اپنی رسالت سے معذول ہو جائیں گے۔ والعیاذ باللہ۔

عَلَيْهِ السَّلَامُ حِيْنَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَيَقُوْلُ لَهٗ اَمِيْرُهُمْ يَا رُوْحَ
اللّٰهِ تَقَدَّمْ صَلِّ فَيَقُوْلُ هٰذِهِ الْاُمَّةُ لِاَمْرَاءُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ
فَيَتَقَدَّمُ اَمِيْرُهُمْ فَيُصَلِّيْ فَاِذَا قُضِيَتْ صَلٰوةُ اَخَذَ عِيْسٰى حَرْبَتَهٗ فَيَذْهَبُ
نَحْوَ الدَّجَّالِ فَاِذَا اِبْرَاهُ الدَّجَّالُ ذَابَ كَمَا يَذُوْبُ الرَّصَاصُ فَيَضَعُ
حَرْبَتَهٗ بَيْنَ ثَنْدُوَتَيْهِ فَيَقْتُلُهٗ وَيَنْهَزِمُ اَصْحَابُهٗ حَتّٰى لَا يَبْقٰى يَوْمَئِذٍ شَيْءٌ
يُوَارِيْ مِنْهُمْ اَحَدًا حَتّٰى اَنَّ الشَّجَرَةَ لَتَتَمَثَّلُ يَا مُؤْمِنُ هٰذَا كَافِرٌ
وَيَقُوْلُ الْحَجَرُ يَا مُؤْمِنُ هٰذَا كَافِرٌ۔ اخرجہ احمد فی مسندہ ج۱ ص۲۱۶
وص۲۱۷ ج۴ بطریقین واخرجہ ابن ابی شیبہ وانطبرانی والحاکم

سلسلہ ترجمہ حدیث ۲۷۲
وقت مسلمانوں کا جو امیر ہوگا وہ ان سے عرض کرے گا کہ اے روح اللہ آگے تشریف لاکر نماز پڑھائیے۔ وہ فرمائیں گے کہ یہ اُمت اپنی فضیلت کی وجہ سے خود ہی ایک دوسرے کی امیر ہے۔ اس پر وہ امیر آگے بڑھکر نماز پڑھائیں گے جب نماز ختم ہو جائیگی تو اس کے بعد عیسیٰ علیہ السّلام اپنا نیزہ لیکر دجال کی طرف جائیں گے۔ جب وہ ان کو دیکھے گا تو اسطرح پگھل جائے گا جیسا آگ پر سیسہ پگھل جاتا ہے۔ وہ اپنا نیزہ اس کے سینہ کے درمیان لگائیں گے اور اسکا کام تمام

Marfat.com

وصحیحہ کذا فی الدر المنثور ج۲ ص۲۴۳ وعن جابر بنحوہ - وھکذا عندابی یعلی عنہ وفیہ انت احق بعضکم امراء علی بعض اکرم اللہ بہ ھذہ الامۃ کذا فی الحاوی للسیوطی ج۲ ص۱۲۷ ولیست ھذہ الروایۃ فی رسالۃ الشیخ قدس سرہ وفی روایۃ فیقول لہ عیسیٰ انما اقیمت الصلوٰۃ لک فیصلی خلفہ کذا فی البدایہ والنہایہ ج۲ ص۹۶ -

۱۲۷۳ - عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ بَیْنِی وَبَیْنَہٗ نَبِیٌّ یَعْنِی عِیْسٰی - وَاِنَّہٗ نَازِلٌ فَاِذَا رَاَیْتُمُوْہُ

سلسلہ ترجمہ حدیث ۱۲۷۲

کردیں گے اور اس کا سب گروہ منتشر ہو جائے گا۔ اور کوئی چیز ان کو پناہ نہ دیگی یہاں تک کہ درخت اور پتھر بھی یہ کہے گا کہ اے مومن (میری آڑ میں) یہ کافر موجود ہے (اسکو بھی قتل کردے)

دوسری روایت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا جواب اس طرح منقول ہے کہ اس نماز کی اقامت آپ ہی کے نام کی ہوئی ہے یہ کہکر وہ ان ہی کے پیچھے نماز ادا کریں گے۔ انبیاء علیہم السلام میں سے چونکہ سب سے زیادہ قریبی تعلق حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی کا ہے اسلئے بوقت ضرورت ان کا نزول مناسب ہے

۱۲۷۳ - ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا ہے

Marfat.com

فَاَعْرِفُوْهُ رَجُلٌ مَرْبُوْعٌ اِلَی الْحُمْرَةِ وَالْبَیَاضِ بَیْنَ مُمَصَّرَتَیْنِ کَاَنَّ رَاْسَهٗ یَقْطُرُ وَاِنْ لَّمْ یُصِبْهُ بَلَلٌ فَیُقَاتِلُ النَّاسَ عَلَی الْاِسْلَامِ فَیَدُقُّ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ وَیَضَعُ الْجِزْیَةَ وَیُهْلِكُ اللّٰهُ فِیْ زَمَانِهٖ الْمِلَلَ کُلَّهَا اِلَّا الْاِسْلَامَ وَیُهْلِكُ الْمَسِیْحُ الدَّجَّالَ فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً ثُمَّ یُتَوَفّٰی فَیُصَلِّیْ عَلَیْهِ الْمُسْلِمُوْنَ - رواہ ابوداؤد ص۱۳۵ واخرجہ ابن ابی شیبة واحمد فی مسندہ ص۳۷۶ وابن

سلسلہ ترجمہ حدیث ۱۲۷۳

میرے اور عیسیٰ (علیہ السلام) کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے وہ ضرور اُتریں گے جب تم ان کو دیکھنا تو پہچان لینا کہ وہ میانہ قد سرخ و سفید رنگ کے اور دو زعفرانی چادریں اوڑھے ہوئے ہوں گے ان پر وہ شگفتگی و تازگی ہوگی یوں معلوم ہوگا کہ ان کے سر مبارک سے پانی کے قطرے اب ٹپکے اگرچہ ان پر پانی کی نمی بھی نہ ہوگی۔ وہ اسلام پر لوگوں سے جنگ کریں گے صلیب کو چورا چورا کر ڈالیں گے سور کو قتل کریں گے جزیہ کی رسم اُٹھا دیں گے ان کے دور میں اللہ تعالیٰ تمام مذاہب ختم کر دے گا اور صرف ایک مذہب اسلام باقی رہ جائے گا۔ اور ان کے دست مبارک پر اللہ تعالیٰ دجال کو قتل کرے گا

Marfat.com

حبان فی صحیحہ وابن جریر کذا فی الدر المنثور ص ۲۴۲ ج ۲ وصححہ الحافظ فی الفتح من نزول عیسٰی علیہ السلام۔

۱۲۷۴- وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیُهِلَّنَّ عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ لِفَجِّ الرَّوْحَاءِ بِالْحَجِّ اَوْ بِالْعُمْرَةِ اَوْ بِثِنْیَتِهِمَا جَمِیْعًا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِی الْحَجِّ) و اخرجہ احمد فی مسندہ و لفظہ یَنْزِلُ عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ فَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ وَیَمْحُو الصَّلِیْبَ وَتُجْمَعُ لَهُ الصَّلٰوةُ وَیُعْطِی الْمَالَ حَتّٰی لَا یُقْبَلُ وَیَضَعُ الْخَرَاجَ وَیَنْزِلُ الرَّوْحَاءَ فَیَحُجُّ مِنْهَا

سلسلہ ترجمہ حدیث ۱۲۷۴

چالیس سال تک وہ زمین پر زندہ رہیں گے۔ اس کے بعد ان کی وفات ہوگی اور مسلمان اُن پر نماز جنازہ ادا کریں گے۔ (ابوداؤد) حضرت عیسٰی کا نزول، حج کرنا۔ روضۂ اقدس پر آکر آپکو سلام کرنا۔ اور آپکا انکو جواب دینا

۱۲۷۴- ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام ضرور مقام فج روحاء پر حج یا عمرہ یا دونوں کا احرام باندھیں گے (مسلم شریف) مسند احمد میں حدیث کے پورے الفاظ یہ ہیں کہ عیسٰی بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اتریں گے سور کو قتل کریں گے، صلیب کا نام ونشان باقی نہ چھوڑیں گے اور مال اتنا تقسیم کریں گے کہ اسکو قبول کرنے والا نہ ملے گا اور جزیہ وخراج

اَوْلَيَخْتِمَنَّ اَوْلَيَجْمَعُهُمَا وَتَلَا اَبُوْهُرَيْرَةَ رض وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا فَزَعَمَ حَنْظَلَةُ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ يُؤْمِنُ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِ عِيْسٰى فَلَا اَدْرِىْ هٰذَا كُلُّهٗ حَدِيْثُ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْ شَىْءٌ قَالَهٗ اَبُوْهُرَيْرَةَ رض - مسند احمد ص۲۹۱ ج۲ واخرجہ ابن جریر مثلہ والحاکم وصححہ ولفظہ لَيَهْبِطَنَّ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا وَاِمَامًا مُقْسِطًا وَلَيَسْلُكَنَّ فَجًّا حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا وَلَيَأْتِيَنَّ قَبْرِىْ حَتّٰى يُسَلِّمَ عَلَىَّ وَلَاَرُدَّنَّ عَلَيْهِ يَقُوْلُ اَبُوْهُرَيْرَةَ رض اَىْ بَنِىْ اَخِىْ اِنْ رَاَيْتُمُوْهُ فَقُوْلُوْا اَبُوْهُرَيْرَةَ رض يُقْرِئُكَ السَّلَامَ - (در منثور ص۲۴۵ ج۲ -

---

سلسلہ ترجمہ حدیث ۱۲۷

اٹھادیں گے اور مقام نجد رہ جاء میں حج یا عمرہ یا دونوں کا احرام باندھیں گے اس کی شہادت میں ابوہریرہ رض نے قرآن کریم کی یہ آیت تلاوت فرمائی وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا یعنی اہل کتاب میں کوئی شخص ایسا نہ رہیگا جو ان کی وفات سے پہلے یقیناً ان پر ایمان نہ لے آئے اور قیامت میں عیسٰی علیہ السلام ان پر گواہ ہوں گے حنظلہ (راوی حدیث) کہتے

۱۲۷۵ - عَنْ عَبْدُ اللّٰهِ ابن عمرؓ مَرْفُوعًا يَنْزِلُ عِيْسٰى بْنُ مَرْيَمَ اِلَى الْاَرْضِ فَيَتَزَوَّجُ وَيُوْلَدُ لَهُ الْحَدِيْث - رَوَاهُ الْكِتَاب الْوِفَاء واخرجه ابن المراغی فی المدینة وابن الجوزی فی المنتظم کذا فی الکنز وهکذا فی المشکوٰة -

۱۲۷۶ - عَنْ ابی هُرَيْرَةَ رضؓ مرفوعاً وَلَيْسَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ يَعْنِيْ عِيْسٰى يَنْزِلُ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَاعْرِفُوْهُ رَجُلٌ مَرْبُوْعٌ اِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ سَبْطُ الرَّاْسِ كَاَنَّ رَاْسَهُ يَقْطُرُ وَاِنْ لَمْ يُصِبْهُ بَلَلٌ فَيُقَاتِلُ النَّاسَ عَلَى الْاِسْلَامِ فَيَدُقُّ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَتَهْلِكُ فِيْ زَمَانِهِ الْمِلَلُ كُلُّهَا اِلَّا الْاِسْلَامَ وَيُهْلِكُ اللّٰهُ فِيْ زَمَانِهِ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ثُمَّ يُتَوَفّٰى وَيُصَلِّيْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ -

---

سلسلہ ترجمہ حدیث ۱۲۷۴

ہیں کہ اس آیت کی تفسیر میں ابوہریرہؓ نے کہا "قبل موتہ" سے مراد عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پیشتر ہے اب یہ مجھ کو معلوم نہیں تفسیر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے ہے یا یہ خود ابوہریرہؓ نے بیان فرمائی ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول کے بعد شادی کرنا پھر ولادت ہونی اسکی بعد اپنی وفات اور مقام دفن کا ذکر

۱۲۷۵ - عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عیسیٰ بن مریم زمین پر اتریں گے اور نکاح کریں گے اور ان کے اولاد ہوگی۔

۱۲۷۶ - ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد زندگی اور فارغ البالی سے کتنے۔ آسمان کو بارش کا حکم ملے گا زمین کو پیدائش کا حتیٰ کہ اگر تم تخم پر ڈالدو گے تو بھی وہ جم جائے گا اور اتنا امن ہوگا

فی القطر ..... ویؤذن الارض فی النبات حتی تونع رحبتک فی الصفا لتنبت وحتی یمر الرجل علی الاسد فلا یضرہ ویطاء علی الحیۃ فلا تضرہ ولا تشاحن ولا تباغض اخرجہ ابو سعید النقاش فی فوائد العراقیین کذا فی الکنز ۲۰۲ و ۲۰۳ ج ۷ ابو سعید عنہ۔

۱۲۷۷ - عن محمد بن یوسف عبد اللہ بن سلام عن ابیہ عن جدہ قال مکتوب فی التوراۃ صفۃ محمد انہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعیسی بن مریم یدفن معہ اخرجہ الترمذی وحسنہ - رکذا فی الدر المنثور ص ۲۴۵ ج ۲ قلت

کہ بیشتر آدمی کے قریب سے گذریگا اور اسکو ذرا نقصان نہ پہنچائیگا اور بغض و کینہ کا ہیچ نشان نہ رہے گا۔

۱۲۷۷ - محمد بن سلام کہتے تھے کہ توراۃ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات میں سے ایک صفت یہ بھی لکھی ہے کہ عیسی علیہ السلام آپکے پاس دفن ہوں گے۔

۱۲۷۷: عجیب بات ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عیسی علیہ السلام کے حق میں ادنی الناس کا لفظ فرمایا تھا۔ اس کا ظہور یوں ہوا کہ اول تو آپکے اور ان کے درمیان کوئی اور نبی نہیں گذرا گویا دونوں کے زمانے متصل متصل ہے پھر یہی مناسبت کیوجہ سے وہی آپکی امت میں تشریف لائینگے اور یوں بھی ہوا کہ دفن بھی آپکے پاس ہی ہونگے زمانی و مکانی اور موت کی یہ صورتیں انکے سوا کسی اور نبی کو میسر نہیں آئیں۔

Marfat.com

وقد تکلم فی اسنادہ الحافظ ابن کثیر فی البدایۃ والنہایۃ ص۹۹ ج۲۷
وقال فی سناد روایۃ الترمذی ھذہ عثمان بن الضحاک والصواب الضحاک بن عثمان المدنی

۱۲۷۸ - عَنْ عبد اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ یُدْفَنُ عِیسٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَیْہِ فَیَکُوْنُ قَبْرُہٗ رَابِعًا اخرجہ البخاری فی تاریخہ و الطبرانی (در منثور ص۲۴۵ ج۲۷)

۱۲۷۹ - عَنْ عَائِشَۃَ رض قَالَتْ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ أَرٰی اَنِّیْ اَعِیْشُ مِنْ بَعْدِکَ فَتَأْذَنُ لِیْ اَنْ اُدْفَنَ اِلٰی جَنْبِکَ فَقَالَ وَاَنّٰی لِیْ بِذَالِکَ مِنْ مَوْضِعِ مَا فِیْہِ اِلَّا مَوْضِعُ قَبْرِیْ وَقَبْرُ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ وَعِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ (اخرجہ ابن عساکر کذا فی الکنز ص۲۶۸ ج۷ فی فصل الخطاب باسناد المستغفری فی دلائل نبوۃ الدم

۱۲۷۸ - عبداللہ بن سلام رض بیان کرتے تھے کہ عیسٰی علیہ السلام آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دو جاں نثار یعنی ابوبکر رض اور عمر رض کے پاس دفن ہونگے اور اس لحاظ سے انکی قبر چوتھی ہوگی۔

۱۲۷۹ - حضرت عائشہ رض فرماتی تھیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی یارسول اللہ میرا خیال ہوتا ہے شاید میں آپ کے بعد تک زندہ رہونگی تو آپ مجھکو اسکی اجازت دیں کہ میں آپ کے پہلو میں دفن ہوں آپ نے فرمایا میں اسکی بھلا کیسے اجازت دیسکتا ہوں یہاں تو صرف میری قبر اور ابوبکر رض و عمر رض کی قبر ہیں عیسٰی علیہ السلام کی قبر مقدر ہے۔

(تمت بالخیر)

وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ

(ترجمہ) حضرت عیسیٰ علیہ السّلام قیامت کی ایک مجسم علامت ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کا رفع ونزول حدیثی وعقلی روشنی میں

نزولِ عیسیٰ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

(مؤلّف)

استاذ الحدیث حضرت مولٰنا محمّد بدر عالم صاحب

(ناشر)

سردار الحاج محمّد میر عالم خان لغاری

(ادارہ)

ادارۂ نشریات اسلام۔ رحیم یار خاں (پاکستان)

Marfat.com